اُردو زبان میں لباس کی تاریخ پر مفصل

کتاب

دستار و کلاہ

مؤلفہ و مصنفہ

محمد رفیع رضوی عالی متوطن قصبہ سوہان ضلع اوناؤ ملک اودھ

مؤلف انوار اقبال، تاریخ بنارس، تصحیح الحروف، نقش حیرت

تاج ونشان، گنج شائگان وغیرہ

بار اوّل

جولائی [illegible]ء

بمقام مرادآباد

مطبع [illegible] العلوم [illegible] میں [illegible] چھپی

قیمت [illegible]

اخبار نیر اعظم مراد آباد

دس سال سے ہفتہ وار شائع ہوتا ہے ملکی۔ فوجی۔ زراعتی۔ تجارتی۔ تعلیمی۔ اخلاقی۔ تمدنی معاملات پر بحث کرتا ہے۔ دنیا بھر کی ہر مذاق کی تازہ خبریں اور تازہ تازہ ترقیوں کا خلاصہ درج ہوتا ہے۔ عجیب معلومات اور بیہودہ اشتہارات سے پاک ہوتا ہے بہت مفید ہے

معائنہ کیجیے۔ قیمت سالانہ پیشگی ۲ روپیہ

المشتہر محمد حسن علی ایڈیٹر اخبار نیر اعظم مراد آباد

افسون مذہب بی بی اور بچوں کو پڑھانے اور سنانے کے قابل یہ ناول علاوہ استقلال اور وفاداری عفت۔ ہمت کا ایسا سبق سکھلاتا ہے کہ تعجب کی لکیر ہو جاتا ہے۔ آخر میں یہ بھی کامیابی کے ساتھ ملتا ایسا عجیب ہے کہ قدرت نے اسکی تصویریں کھینچ رکھی معلومات کا خزانہ اعلی ہے۔ فرانسیسی میں یہ کتاب لکھی گئی تھی۔ نے انگریزی میں ترجمہ کیا۔ مسٹر گورنمنٹ لندن کی اجازت سے اردو کا لباس پہنایا ہے۔ تاریخی افسانہ غدر کے ایک واقعہ کا حال قیمت صرف ۱۰

ماں گریبان گلستان

روزی کی ایک پری تمثال بیٹی کے حسن و عشق کی سچی داستان ہے ممکن نہیں کوئی شخص دیکھے اور دل نہ تھام لے۔

۲۰۰ صفحے

مصباح الادب ۶۰۰ صفحے

حکمت اخلاق شاعر ازلی حضرت حافظ شیرازی کی مثنوی۔ سندباد نامہ کا اردو ترجمہ جو ۱۲۳۰ میں لکھا گیا۔ سندباد نامہ کا ترجمہ یونانی لاطینی جرمنی۔ فرانسیسی۔ اور عبرانی زبانوں میں بھی ہو گیا ہے۔ اور جسکی اصل ایک کاپی لندن کے کتب خانہ انڈیا آفس میں عجوبہ روزگار سمجھ کر رکھی گئی ہے قابل دید ہے۔ قیمت

المشتہر منیجر نیر اعظم بک ایجنسی مراد آباد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا خالق [illegible]

عالی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تحریک ہوئی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کتابیں [illegible]

پگڑی

[illegible]

[illegible] Turban [illegible]

جاتی ہے۔

[illegible]

جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا ہے اور یہ سنت ادا ہوتی ہے اگر ٹوپی پر بھی عمامہ ہو چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ اہل اسلام اور مشرکین میں یہ فرق ہے کہ مسلمان ٹوپی پر عمامہ باندھتے ہیں اور مشرکین صرف ٹوپیاں رکھتے ہیں ۔

عمامہ سب سے پہلے حضرت آدم کے سر پر حضرت جبرئیل نے باندھا بعدہ ذوالقرنین[1] نے عمامہ پہنا اس سے قبل تاج استعمال کرتے تھے اس کا سبب یہ تھا کہ اوس کے سر پر دو قرن (سینگ) مثل دو گمڑوں کے تھے جو چلتے پھرتے تھے اور اس عیب کو پوشیدہ کرنے کے لئے عمامہ کو پہنا ۔

ذوالقرنین ایک دن حمام میں گیا اور اوسکے ساتھ کاتب سرا تھا جب ذوالقرنین نے اپنے سر سے عمامہ کو اوتارا اور کاتب سے کہا کہ تو اس حال سے آگاہ ہوا اگر تو نے کسی سے کہا تو تجھکو قتل کروں گا ۔

جب کاتب حمام سے نکلا تو خوف جان جنگل میں آیا اور اپنے منہ کو زمین پر رکھا اور آواز دی کہ بادشاہ کے دو سینگ ہیں پس خدا تعالیٰ نے اوس آواز سے دو نرگل پیدا کئے اور ایک چرواہے نے اون دونوں نرگلوں کو [illegible]ی بنائی اور اوسکو بجایا تو اوس سے یہ آواز نکلی کہ بادشاہ کے دو سینگ ہیں ۔ پس یہ بات شہر میں مشہور ہوئی ۔ تب ذوالقرنین نے کہا کہ یہ امر ایسا ہے کہ مجھکو خدا نے ظاہر کرنا چاہا تھا (سیوطی) اور صعب بن جبل یا دمعف وقوم حمیر سے تھے جو مشہور تاریخ ہیں ہم عمامہ باندھا تھا ۔

جسنے سب سے پہلے سیاہ عمامہ باندھا وہ آنحضرت ﷺ تھے کہ وقت داخلہ مکہ معظمہ سیاہ عمامہ آپ کے سر مبارک پر تھا ۔

---

[1] ذوالقرنین لقب سکندر از انکہ دو گیسو داشت چوں قرن گیسو را گویند یا آنکہ رسیدہ بود دو طرف عالم کہ مشرق و مغرب باشد و یا آنکہ کریم الطرفین بود از مادر و پدر یا آنکہ داخل شدہ بود در نور و ظلمت و نیز بجا آن هر دو کہ جامع ثنا بر قرآن و حدیث است و بعضے محققین نوشتہ کہ ذوالقرنین کہ در قرآن مجید امام الشان اخنع است باشاہ دیگر بود است و سکندر رومی پسر فیلقوس است چنانکہ این ہر دو تفاوت زمانہ بسیار است ۔ غیاث اللغات ۔

شمائل میں ہے آنحضرتؐ نے خطبہ پڑھا تو سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔ اگر سبز بیان غلطی نہیں کرتا ہے تو بعض کتب تاریخ میں آنحضرتؐ کا عمامہ سبز یا گلابی دیکھا ہے بعض روایت میں بجائے عمامہ کے عصابہ منقول ہے جیسے سنی بھی عمامہ کہتے ہیں۔

کبھی آنحضرتؐ کا عمامہ سات ہاتھ اور کبھی اس سے زیادہ اور کبھی متوسط ہوتا تھا اور جب آنحضرتؐ عمامہ باندھتے تھے تو اس کا کنارہ اپنے دونوں شانوں کے درمیان لٹکا دیتے تھے اور یہی افضل ہے اور اس سیاہ عمامہ کو حضرت علیؓ۔ حسنؓ۔ عثمانؓ۔ ابن زبیرؓ۔ معاویہؓ۔ ابن عباسؓ بھی باندھ کر خطبہ پڑھتے تھے اور آنحضرتؐ جب عمامہ باندھتے تھے تو پہنتے تھے بل عمامہ کا آگے سے اور چوڑا کرتے تھے اس کو پیچھے سے اور لٹکاتے تھے اس کے کنارے کو درمیان شانوں کے۔ بعضوں نے لکھا ہے کہ وہ کنارہ اوپر کا ہوتا تھا جیسا کہ صوفیہ کا مذہب کہتے ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ کنارہ نیچے ہوتا تھا اور دونوں کناروں کے لٹکنے کا بھی احتمال ہے کیونکہ ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے دونوں کناروں کو لٹکایا تھا۔ کبھی کنارہ کا نہ لٹکانا بھی ثابت ہے لیکن بہت احادیث سے پایا جاتا ہے کہ لٹکانا کنارہ کا سنت ہے کیونکہ اس سے خوبصورتی ظاہر ہوتی ہے اور اہل تصوف و بعض اہل علم بائیں کر کنارہ لٹکانے میں گر افضل یہ ہے کہ داہنی طرف زیادہ لٹکایا جائے اور اس کنارہ کو چار انگل سے کم اور ذراع سے زیادہ نہ لٹکانا چاہیئے کیونکہ زیادہ لٹکانا علامت تکبر ہے افضل لٹکانا کنارہ کا شانوں کے درمیان میں ہے پھر شانوں کی طرف سے پیچھے اور آگے کو (ابن حجر فی شرح الشمائل النبویہ)

ابن القیم نے لکھا ہے کہ آنحضرتؐ کا عمامہ نہ بڑا تھا کہ جس سے سر کو بوجھ معلوم ہو اور نہ ایسا چھوٹا کہ جس سے سردی و گرمی کا بچاؤ نہ ہو بلکہ آپ کا عمامہ متوسط ہوتا تھا۔

نووی سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ کا جو چھوٹا عمامہ ہوتا تھا وہ چھ ہاتھ کا اور جو بڑا ہوتا تھا وہ بارہ ہاتھ کا ہوتا تھا۔

سیوطی اور ابن حجر نے لکھا ہے کہ اول جنہوں نے سیاہ عمامہ باندھا جبرئیل تھے جب آنحضرتؐ کے پاس آئے تو سیاہ جبہ اور سیاہ عمامہ پہنے تھے پس آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں نے ایسی صورت میں کبھی آپ کو نہیں دیکھا۔ جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ صورت اون

بادشاہوں کی ہے جو آپ کے چچا عباسؓ کی اولاد سے ہونگے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا
اے جبرئیل کیا وہ حق پر ہونگے۔ جبرئیلؑ نے کہا ہاں۔ (یہ روایت اہل تشیع کے
نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔ مولف)

آنحضرتؐ نے فرمایا اے خدا بخش تو عباسؓ اور اوسکی اولاد کو جہاں ہوں۔
جبرئیلؑ نے کہا آگے کو آپ کی امت پر ایک زمانہ جس میں عزت دیگا خدا اس سیاہ لباس سے
آنحضرتؐ نے پوچھا اونکے تاجدار کون ہونگے۔ جبرئیلؑ نے جواب دیا اہل خراسان سے
کتنا بعد ہونگے۔

حدیث میں آیا ہے کہ جب جھنڈے سیاہ جانب خراسان دیکھو تو جانو کہ اوس میں
خلیفۃ اللہ مہدیؑ ہونگے۔

عمامہ باندھنا ملائکہ کا سب سے پہلے بروز جنگ بدر ہے۔ حدیث میں عائشہؓ سے
مروی ہے فرمایا آنحضرتؐ نے دیکھا میں نے اکثر ملائکہ کو کہ عمامہ باندھے ہوئے تھے
بروز بدر اور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ عمامہ عرب کا تاج ہے اور زبیر بن العوام بروز
جنگ بدر لڑتے تھے تو اونکے سر پر زرد عمامہ تھا پس اوترے فرشتے جنکے سروں پر
زرد عمامے تھے اور اونکے کنارے لٹکتے ہوئے تھے۔

حدیث میں آیا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا عمامہ باندھو تاکہ خوبصورت نظر آؤ
(شرح الشمائل)

کتب تواریخ سے پایا جاتا ہے کہ جناب امام حسنؑ کا عمامہ سبز اور حضرت امام
حسینؑ کا گلابی تھا چنانچہ اسی خصوصیت سے اکثر سادات شیعہ ہندوستان زیادہ تر
سبز عمامہ باندھتے ہیں لیکن بغداد وغیرہ میں سبز عمامہ سادات سنی اور سیاہ سادات
شیعہ استعمال کرتے ہیں۔ مگر ایام عشرہ محرم میں سادات شیعہ ہندوستان بھی سیاہ
عمامہ باندھتے ہیں علاوہ سیاہ عمامے کے نیلگوں اور سبز بھی استعمال کرتے ہیں۔

دیہات میں سر پر پگڑی کا ہونا سرداری کی علامت ہے عدالتوں اور دفاتر سرکاری میں
قانون ہے کہ رنگ پگڑی باندھکر آئیں گو کہ گول ٹوپی (زرتاری دار) یا ایرانی ٹوپی وغیرہ پہنیں

---

[1] جب المتوکل علی اللہ ۲۳۳ھ میں سادات کے لئے سبز عمامہ تجویز ہوا تھا۔

بھی عدالتوں اور دفاتر میں جانا جائز ہے مگر پگڑی زیادہ معزز سمجھی جاتی ہے ؛

شاہان اودھ کے دربار میں ایک قسم کی پگڑی تھی جو باندھکر جانیکا دستور تھا مگر وزیراعظم کے لیے ایک خاص قسم کا شملہ تھا جو سوائے وزیراعظم کے اور کوئی شخص استعمال نکرسکتا تھا اور کچہریوں میں بھی نوکدار پگڑی باندھے بغیر جانے کی اجازت نہ تھی چنانچہ کل عملہ اس پگڑی کو باندھتا تھا صرف چوبداروں کی پگڑیوں میں اسقدر فرق ہوتا تھا کہ انکی پگڑیوں میں ایک بنڈی ٹکی سنہری گوٹ لگی ہوئی تھی اور اسپر ایک گوشہ پر عنبش کا پھول لگا ہوتا تھا۔ کہاروں کی وردیوں میں بھی ایسی ہی پگڑی داخل تھی اور اس میں ایک سنہری خواہ روپہلی مچھلی کنارہ پر سامنے کو لگی ہوئی تھی اور مچھلی میں گھنگرو آویزاں رہتے تھے چنانچہ لکھنؤ کے امرا کے یہاں چوبداروں اور کہاروں کی وردیوں میں ابتک ایسی پگڑیاں دیکھنے میں آتی ہیں جو دستار بند کالبوت پر باندھتے تھے ؛

جلال الدین محمد اکبر بادشاہ نے لشکری اور پگڑی پر سرپیچ لگا کر بجائے تاج کے استعمال کیا۔ اورنگ زیب عالمگیر نے اپنے عہد سلطنت میں ایک پگڑی رائج کی جو عالمگیری پگڑی کے نام سے موسوم ہے ؛

بنگالی لوگ جسطرح ٹوپی نہیں لگاتے ویسے ہی پگڑی کو بھی استعمال نہیں کرتے ننگے سر رہتے ہیں۔ صرف عدالت کی کرسی پر بیٹھتے وقت ایک [illegible] پگڑی سر پر لپیٹ لیتے ہیں اور یہ جاڑا [illegible] ٹوپی اور پگڑی کا راجہ ادہی شور کے وقت سے [illegible] مقام ندیا میں حکومت کرتا تھا ؛

پنڈت سیٹھ اور اونچے گھرانے اکثر رنگین [illegible] پگڑی باندھتے ہیں جو کالبوت پر رکھکر باندھی جاتی ہے [illegible] باندھتے ہیں ؛

علماء اور اہل علم عموماً عمامہ باندھتے ہیں جو مولوی ہونے کی علامت ہے اور ثقاہت کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ جنوبی ہندوستان میں اہل مدراس عموماً پگڑی کا استعمال کرتے ہیں اکثر تیس چالیس روپیہ کا بنا [illegible]

سر پر باندھتے ہیں چاہے کوٹ پتلون ہی پہنے ہوں مگر یہ بات بھی خالی از ظرافت
نہیں ہے کہ ننگے پاؤں رہتے ہیں ۔

اہل بمبئی نے عمامہ کو اپنی اصلی خوبی کے ساتھ قایم رکھا ہے۔ مرہٹوں کی پگڑی
ایک خاص قسم کا بانکپن رکھتی ہے خصوصاً گوالیاری پگڑی تو بہت ہی بانکی ہوتی ہے
وسط ہند اور راجپوتانہ کی ریاستوں میں بجائے ٹوپی کے پگڑی رائج ہے۔ جو
سپاہیانہ شان رکھتی ہے ۔

ہندوستان کے ہر حصہ میں پگڑی کا رواج کسی نہ کسی صورت ضرور ہے۔ مگر
پنجاب پگڑی کے لئے مخصوص ہے جتنی بڑی پگڑی ہو اتنی ہی شان امارت و اعتبار
کو ظاہر کرتی ہے خصوصاً سکھوں کی پگڑی تو بہت بڑی ہوتی ہے۔ سکھوں میں جس
طرح کی پگڑیوں کا رواج ہے چنانچہ مہذب و شریف ایک پگڑی باندھکر اوپر
اس طرح دوپٹہ باندھتے ہیں کہ نیچے کی پگڑی بھی کسی قدر دکھائی دیتی ہے۔ معمولی لوگ
صرف ایک ہی دوپٹہ باندھتے ہیں۔ دہاتی اور بعض بعض دو دوپٹے مختلف رنگ کے
باندھتے ہیں۔ اکثر سکھ پگڑی کے اندر چکر جو ایک قسم کا حربہ ہے رکھتے ہیں ۔

گو کہ اہل پنجاب عموماً پگڑی کو استعمال کرتے ہیں مگر پگڑی کو زیادہ خصوصیت قوم کھوکھی
ملتان۔ بہاولپور۔ ڈیرہ جات کے اطراف میں پورا اہتمام سر پر باندھتے
ہیں۔ ان پگڑیوں میں یہ خوبی ہے کہ باوجود عجیب باقاعدہ ہونے میں گو کہ نظام
کوئی کہہ جاتا ہے اور کوئی کہہ اور ایک شخص کی بندش دوسرے سے الگ ہی
ہوتی ہے ۔

رہا سہا سے پنجاب کی دارالریاستوں میں رنگ برنگ کی پگڑیاں نظر آتی
ہیں ۔

سرحد پنجاب میں (کسی قدر پنجاب میں بھی) کلاہ جو کچھ پیمانہ پر نیاری مخروطی شکل
کی ہوتی ہے پگڑی کا جزو قرار دی گئی ہے یعنی اول کلاہ پر پگڑی کو باندھتے ہیں
صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ میں عموماً ٹوپی مستعمل ہے مگر بوقت ضرورت
پگڑی سے بھی کام لیا جاتا ہے ۔

جسطرح کہ ٹوپیوں کی اقسام محدود نہیں ہیں اوسیطرح پگڑی بھی کسی قوم یا

ملک تک محدود نہیں ہے بلکہ اکثر اشخاص اپنے پسندیدہ طرز پر پگڑی کو باندھ لینے میں۔ صرف بوہروں۔ عربوں۔ مرشدوں۔ کابلیوں۔ چوبداروں۔ خانساماؤں۔ مارواڑیوں اور دکھنیوں وغیرہ کی پگڑیاں مخصوص طرز کی ہوتی ہیں جس سے اونچی قوم۔ ملک اور پیشہ کی شناخت ہو جاتی ہے۔

گو کہ فی زمانا ٹوپی کے مقابلہ میں پگڑی گری ہوئی ہے تاہم ہندوستان کے لیے پگڑی ضروری ہے۔

ہندوستانی رؤسا اور والیان ریاست پگڑی میں سرپیچ اور کلغی لگاتے ہیں زمانۂ شاہی میں گوشوارہ باندھنے کا بھی دستور تھا مگر اب صرف شادی کے موقع پر نوشاہ کی پگڑی میں گوشوارہ باندھا جاتا ہے۔ خصوصاً ہمارے ملک اودھ میں یہ قاعدہ دیکھا جاتا ہے۔

ٹوپی

ٹوپی لفظ اردو ہے۔ عربی قلنسوۃ[1]۔ فارسی کلاہ[2] اور انگریزی کیپ (Cap) ہے سب سے پہلے کیومرث نے تاج[3] کو بنایا پھر غالباً اسی سے ٹوپی کا اختراع ہوا اور اسکی صدہا قسمیں ہو گئیں اور ایک ہی ملک میں اقسام کی ٹوپیاں مروج ہوئیں ملک ہندوستان خصوصاً صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ میں دو پلڑی ٹوپی کا رواج قدیم سے پایا جاتا ہے مگر نصیرالدین حیدر بادشاہ دوم اودھ نے چوگوشیہ[4] ٹوپی د اس میں دراصل پانچ گوشے ہوتے ہیں مگر لوگ چوگوشیہ ٹوپی

---

[1] لغت عربی میں ٹوپی کو تاج۔ اکلیل اور کرونہ بھی لکھا ہے مگر حال کی عربی میں ٹوپی کو طربوش کہتے ہیں۔ [2] فارسی میں افسر بھی کہتے ہیں۔ [3] بعض تاریخوں سے پایا جاتا ہے کہ کیومرث نے ٹوپی بنائی اور ہوشنگ نے تاج بنایا۔ [4] میں نے تیمور شاہ ابن محمد شاہ درانی کی ایک معتبر تصویر دیکھی ہے جسکے سامنے ایک شخص دست بستہ مودب کھڑا ہے جسکے سر پر چوگوشیہ ٹوپی مثل کشتی نما چوگوشیہ ٹوپی کے تھی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ چوگوشیہ ٹوپی پہلے ہی تھی جو عموماً رائج نہ تھی نصیرالدین حیدر بادشاہ اودھ نے اسکو اپنے لئے مخصوص کیا مگر بعد کو عوام میں مروج ہو گئی۔ مؤلف

کہتے ہیں) ایجاد کی جو بجز بادشاہ کے اور کوئی استعمال نہیں کر سکتا تھا لیکن اور کناو کے کام کی اور سادی گرمیوں میں استعمال کی جاتی تھی موسم سرما میں بانات وغیرہ کی بنی جاتی ہے ۔

لکھنؤ کے بانکے دو پلڑی ٹوپی کے دونوں سرے کسیقدر کھلے رکھتے تھے اسی صورت کی ٹوپی جسکے سرے کھلے ہوتے تھے وہ بھی بانکوں کی وضع میں داخل تھی اور اب بھی بانکوں کے لئے مخصوص ہے اور نکتے دار کہلاتی ہے ۔

نچلے طبقے کے لوگ ملک اودھ میں اکثر یا تو سادی چوگوشیہ ٹوپی استعمال کرتے ہیں یا دو پلڑی جو چڑی ہوتی ہے اور بجائے کھڑی لگانے کے پینڈی لگاتے ہیں تھوڑے عرصہ سے کشتی دار اور سیرغہ وغیرہ کی ٹوپیاں جاری ہوئی ہیں۔ بعض لوگ اپنی ٹوپی ایک نئی وضع کی بنا لیتے ہیں ۔

ایران میں اسوقت جو ٹوپی رائج ہے اسکو خاندان قاچار حال فرمانروائے سلطنت ایران نے ایران میں بطور قومی لباس کے رواج دیا۔ اس سے قبل عموماً عمامہ استعمال کیا جاتا تھا۔ اس ٹوپی کے رواج پانے کے بعد بھی اکثر اسکے گرد شال لپیٹ لیجاتی تھی اب بھی موسم سرما میں بعض لوگ اسکے گرد شال لپیٹ لیتے ہیں۔ سابق میں ٹوپی کے گرد شال لپیٹنے کا امتیاز بادشاہ اور خاندان شاہی اور سلطنت کے بعض خاص ارکین کے لئے مخصوص تھا اب صرف دربار شاہی کے موقع پر یہ صورت دیکھنے میں آتی ہے اور ٹوپی کی شکل میں بھی بہت کچھ تبدیلی ہو گئی ہے ۔

صدی کے شروع میں یہ ٹوپی ڈیڑھ فٹ بلند ہوتی تھی اور اسکی دیواریں بتدریج ڈھلی ہوئی اوپر جاکر ایک چوٹی پر ختم ہو جاتی تھیں اب عموماً ٹوپی کا ارتفاع چھ سے لیکر دس انچ تک ہوتا ہے اور اسکا چندوہ ہموار ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ سے چندوہ میں ہوا جانے کے لئے رنگ جو مختلف قسم کے ہوتے ہیں لگائے جاتے ہیں۔ یہ رنگ ہندوستانی اور ترکی وغیرہ ٹوپیوں پر بھی لگائے جانیکا رواج ہو گیا ہے ۔

ایرانی ٹوپی عموماً سیاہ ہوتی ہے مخمل یا بالوں وغیرہ کی مگر بعض اہل ہند

جو ایرانی ٹوپی استعمال کرتے ہیں وہ دوسرے رنگوں کی ہیں اور اصلی ایرانی ٹوپی سے نیچے بھی استعمال کرتے ہیں۔

جس طرح کہ ایران میں نئی قسم کی قومی ٹوپی سلطنت نے جاری کی اسی طرح بڑے عرصے سے ریاست حیدرآباد دکن نے درباری پگڑی جسکو منصبداری پگڑی کہتے ہیں جاری کی جو زیادہ زرد رنگ کی ہوتی ہے اکثر سفید کا بھی رواج ہے خاص نواب نظام اور انکے خاندان کی پگڑی میں بہ نسبت عام پگڑیوں کے اسقدر امتیاز ہے کہ انکی پگڑی کی چوٹی پر ایک گچھا بنا ہوتا ہے۔

سندھ میں میران سندھ کے وقت میں ایک ٹوپی ایجاد ہوئی ہے جو ایک

له ابوجعفر منصور عباسی نے [illegible] میں حکم دیا کہ سب [illegible] لمبی ٹوپی شاہی دربار کے پہنتے ہیں یہ ٹوپی کا رواج ہو لیا۔ اس سے قبل ۱۲۸ھ میں محمد ابراہیم بن محمد بن علی خاندان آل عباس کے لیے سیاہ لباس یا ایک سیاہ ٹوپی بطور نشان مقرر کی گئی تھی۔ ۲ رمضان روز پنجشنبہ سنہ ۲۰۱ھ میں جب مامون رشید نے حضرت امام رضا سے لئے بیعت لی تو دربار کا لباس بجائے سیاہ کے سبز قرار دیا جو فرقہ سادات کا لباس بھی تھا اور حکم دیا کہ اہل فوج وغیرہ بنی ہاشم سبز رنگ کے کپڑے اور سبز کلاہ قبا میں استعمال کریں مگر [illegible] ذیقعدہ ۲۰۴ھ کو دوسرا حکم دیا کہ عموماً آل عباس امتیازی لباس سبز چھوڑ کر سیاہ لباس اختیار کریں۔ خاندان عباسیہ میں سیاہ رنگ کی خصوصیت ۱۳۲ھ سے ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ حضرت امام زین العابدین کے پوتے جو جانشین امام تھے شہید کر دیے گئے۔ ابومسلم نے جو ایک مقبول اولوالعزم اور بہادر سپاہی تھا اور اپنے وطن صوبہ خراسان میں امام ابراہیم کا نائب اور خاندان عباسیہ کا دوست تھا اپنی تشنگی [illegible] کی اور اپنے تمام پیروؤں کو حکم دیا کہ وہ کالے کپڑے پہن لیں اور ابومسلم نے خود ایک سیاہ جھنڈا بنایا۔ یہ سیاہ پوشش بطور ماتم رنج اپنے پیشوا کی وفات کی تھی۔ خراسان کی آبادی کے ایک بڑے حصے نے فوراً یہ لباس بھی پہن لیا۔

بالشت کی اونچی ہے اور سادہ ہوتی ہے اسکے اوپر ایک کل جو بعض باہر نکلا ہوا ایک چکر بطور چھتری کے ہوتا ہے ۔

اہل چین کی ٹوپی کے گرد اتنا بڑا سایبان ہوتا ہے جو چھتری کا کام دیتا ہے ان ٹوپیوں میں بہت قلیل تفاوت کے ساتھ شکلیں ہوتی ہیں مثل مجیدی و حمیدی وغیرہ کے ۔

ترکی ٹوپی عموماً سرخ ہوتی ہے ۔ سبز ۔ آسمانی ۔ عنابی سفید وغیرہ رنگ کی بھی کمی کے ساتھ رائج ہیں ۔

ترکی ٹوپی کو اصلی عثمانی ٹوپی کہتے ہیں کیونکہ موجودہ خاندان سلاطین ترک کے مورث اعلیٰ کا نام عثمان خان تھا ۔

ترکی ٹوپی میں بجائے دو لمبے پیچ میں سے ایک یا دو ریشمی پھندنا بالکل چوٹی چوٹی کے اندر سے لگا ہوتا ہے جو ٹوپی کی رنگت سے علیحدہ بچا کر لٹکا رہتا ہے اکثر اہل عرب اس ٹوپی پر عمامہ باندھ لیتے ہیں ۔

اہل فرنگستان نے مدتوں سے اپنے ملک کی آب و ہوا اور حسب ضرورت کے موافق ٹوپی کی وضع کو قائم کر رکھا ہے اس وقت سے تمام یورپ ٹوپی کا استعمال کرتا ہے گو کہ ٹوپیوں کی صورت میں فرق بھی ہے ۔

ٹوپی کا کام سر کو سردی اور گرمی سے بچانا اور آنکھوں کے سامنے سایہ کرنا اور انکو آفتاب کی شعاعوں سے محفوظ رکھنا ہے ۔

گو کہ یورپ کی ٹوپیاں بظاہر زیادہ خوبصورت نہیں ہیں مگر حسن قطع سے آراستہ ہیں ۔

اکثر ہندوستانی آدمی جو ریلوے سفر دوسرے تیسرے درجہ کا کرتے ہیں وہ بحالت سفر انگریزی ٹوپی استعمال کر لیتے ہیں اس سے دو تو ریلوے ملازموں سے کام لینے میں آسانی ہوتی ہے اور اگر کوئی انگریز ہمسفر ہو تو اس سے بھی جھگڑے کا خطرہ کم ہوتا ہے ۔ مگر بعض اوقات انگریز کے مقابلہ میں اس وقت ذلت اٹھانا پڑتی ہے جب یہ ہندوستانی صاحب انگریزی نہ جانتے ہوں اور الفاظ صاحب بہادر ادا کرنے سے ہمکلام ہوں ۔

ہندوستانی لوگ جو انگریزی ٹوپی پہنکر ریل کا سفر کرتے ہیں، انکو یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ گنوار لوگ انکی صورت دیکھکر اور یہ سمجھکر کہ یہ کوئی انگریز ہے اس درجہ میں نہیں گھستے جہاں یہ بیٹھتے ہیں ۔

چونکہ اس انگریزی ٹوپی سے بظاہر اس ہندوستانی کی عزت ہے مگر درحقیقت یہ دھوکہ کی عزت ہے۔ عزت دار وہ ٹوپی ہے جو اپنی مستقل ٹوپی ہو ۔

بعض لوگ انگریزی ٹوپی کا استعمال کرنا باعث حیرت خیال کرتے ہیں مگر ٹوپی ہی پر کیا منحصر ہے پوری انگریزی پوشاک پہننے میں مگر انکو معزز یورپ میں برا سمجھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ یہ لوگ ہماری نقل اتارتے ہیں ۔

مشہور ہوا کہ ایک راجہ صاحب کپورتھلہ سے لندن میں شاید انگریزی پوشاک پہنے تھے ملکہ نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ کے ملک کی یہی پوشاک ہے ملکہ نے فرمایا کہ اب اگر میرے پاس آنا تو اپنے ملک کی پوشاک سے آنا۔

مجھے یاد پڑتا ہے کہ گذشتہ دنوں بعض اردو اخبارات نے رائے ظاہر کی تھی کہ جیسے اور ممالک عرب، مصر، ترکی اور افغانستان وغیرہ میں ملکی خاص وضع ہے ہندوستان کے لوگ بھی پہننے کے لیے ایک خاص وضع اختیار نہیں کرتے اس وضع سے انکا باشندہ ہندوستان ہونا ہر ملک کے آدمی سمجھ سکیں مگر اہل ہند نے اس رائے پر خیال نہ کیا۔ خیر اگر کل پوشاک کو ایک طرز پر قائم کرنا دشوار ہے تو صرف ٹوپی ہی کو خاص طور پر پسند کر کے رائج کی جائے جسکو دیکھکر ہر شخص سمجھ سکے کہ یہ ملک ہندوستان کا آدمی ہے۔ چونکہ ملک ہندوستان میں ٹوپی نشان عزت ہے لہٰذا اسکو ایک خاص طرز پر ایجاد کر کے معزز بنانا ضروری ہے ۔

ترکی ٹوپی یورپ کے بعض ممالک کی ٹوپیوں سے بالکل بیہودہ وضع کی ہے جو ہر قوم کے لیے ایک ہی طرز کی ہے۔ گو کہ یہ ٹوپی خوبصورت ہے مگر سردی اور گرمی دونوں موسموں میں کام کی نہیں ہے نہ سردی میں سر کو اور نہ گرمی میں آنکھوں کو دھوپ سے بچا سکتی ہے ۔

پرانی ٹوپی سے بھی قومی شعار ظاہر ہوتا ہے مگر یہ ٹوپی بھی نہ سردی گرمی کا بچاؤ کر سکتی ہے نہ آنکھوں کو دھوپ سے محفوظ رکھ سکتی ہے ۔

پارسیوں (مجوس یا آتش پرست یا گبر) کی ٹوپیوں سے بھی اونچی ٹوپی
حالت کا اظہار ہوتا ہے مگر یہ ٹوپیاں بھی نہ سر کو سردی گرمی سے بچا سکتی ہیں اور
نہ آنکھوں کو شعاع آفتاب سے محفوظ رکھ سکتی ہیں ؛

اہل ہند میں مختلف قسم کی ٹوپیاں مثل پیشاوری دار چوگوشیہ [illegible]
اور [illegible] وغیرہ کے سننے میں آ کر بجائے [illegible] بھرتے ہیں [illegible] ٹوپی استعمال
بھی کرتے [illegible] ہے ؛

صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ کے لوگ باریک کپڑے کی ٹوپیاں پہنتے ہیں
جو بہت چھوٹی ہوتی ہیں۔ زیادہ چھوٹی ٹوپی اہل لکھنؤ اور ان کے نواحات کے
قصبات کی ہے اور اس سے چھوٹی اہل رامپور استعمال کرتے ہیں یہ ایسی چھوٹی
ٹوپیاں ہوتی ہیں جو بسا اوقات ہوا سے اڑ جاتی ہیں [illegible]
پیچھے پین یا سوئی سے بالوں میں الجھا رکھتے ہیں بعض لوگ بجائے پین
یا سوئی کے [illegible] سے کام لیتے ہیں ؛

بمبئی [illegible] میں بہت کر کے لوگ بانات مخمل وغیرہ کی ٹوپیاں استعمال کرتے
ہیں جن بعض میں بیل لگی ہوتی ہے بعض سیدھی سادی [illegible] جھلک ہوتی ہے
بعض میں کلابتونی کام ہوتا ہے اکثر بالکل سادی ہوتی ہیں یہ ٹوپیاں بھی شعاع
آفتاب سے آنکھوں کو بالکل نہیں بچا سکتی ؛

ہندوستانی روساء اور [illegible] ٹوپیاں بہت کثرت سے [illegible] جواہرات
سے مرصع کرتے ہیں ؛

غرضکہ ہندوستان میں بہت قسم کی ٹوپیاں مستعمل ہیں۔ ان ٹوپیوں کا لطف
اسوقت ہوتا ہے جب کسی مجمع میلہ یا تماشہ میں جاتے ؛

فی زمانہ خصوصاً مسلمانوں میں زیادہ ترکی [illegible] ٹوپی کا رواج
زیادہ ہو چلا ہے مگر بعض لوگ ترکی ٹوپی کو انگریزوں کے استعمال نے بدنام کر رکھا ہے
اور ایک حصہ حکام کا ایسا ہے جو اس ٹوپی کو بے وفا سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ اس میں
بڑی بڑی شرارتیں پنہاں ہیں ان کا خیال ہے کہ جسنے ترکی ٹوپی کو پہنا گویا وہ خود
ہی ترک ہو گیا تاہم اس ٹوپی اور ایرانی ٹوپی کا رواج بڑھتا جاتا ہے ؛

[illegible] ٹوپی میں یہ عیب بھی ہے کہ دھوپ میں کام آتی ہے [illegible] لوگ [illegible] عجیب ہے [illegible] سمجھتے ہیں ۔

کنٹوپ بھی ایک قسم کی ٹوپی [illegible] ہے جو [illegible] استعمال سے [illegible] محسوس ہونے لگتا ہے [illegible] ہیں ۔

[illegible]

ٹوپ [illegible]

[illegible] (Helmet) [illegible]

[illegible] حضرت علی [illegible]

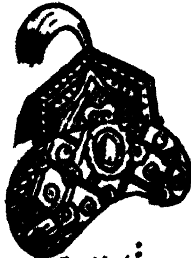
[illegible]

مختلف ممالک کی پگڑیاں

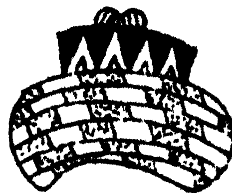
شملہ حضرت اودہ



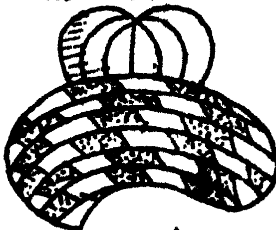
شملہ وزارت اودہ



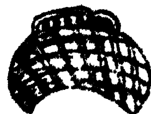
شملہ وزارت اودہ



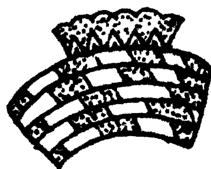
شملہ وزارت اودہ



شملہ



شملہ وزارت اودہ



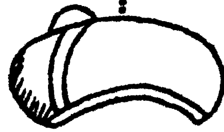
شملہ



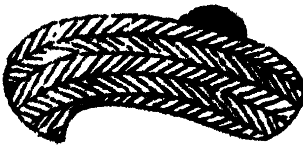
شملہ



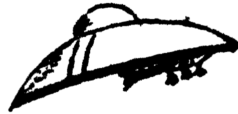
لٹھ دار پگڑی



لٹھ دار پگڑی



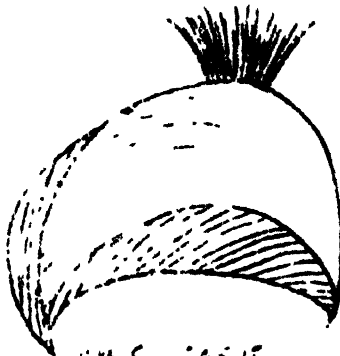
لکھنؤ کے کمہاروں کی پگڑی



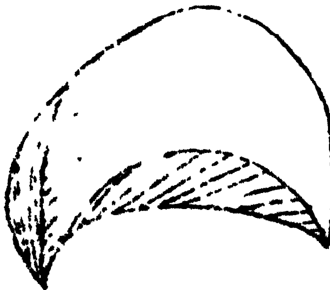
کلہ نوکی چوبداری پگڑی



حیدرآبادی منصبداری پگڑی خاص نواب نظام ... کے ... کے لئے



حیدرآبادی منصبداری پگڑی



عربی عمامہ کی ٹوپی پر



عربی عمامہ۔ اکثر علماء و متبعین شبیہ استعمال کرتے ہیں



پگڑی مع کلغی و طرہ



پگڑی مع کلغی



پگڑی مع سرپیچ



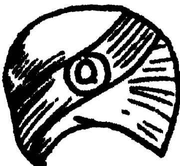
پگڑی مع گوشوارہ



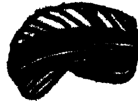
انسپکٹر، سب انسپکٹر پولیس اور فوج کی پگڑی



درباری پگڑی



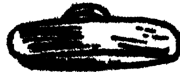
برہمنوں کی پگڑی

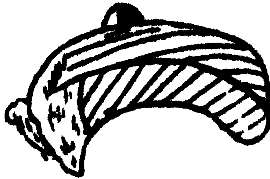
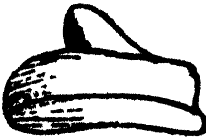


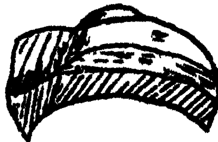
عمامہ مع کلہ



دکھنی پگڑیاں









کابل کی فوجی پگڑی



زری پگڑی



پھلی پگڑی



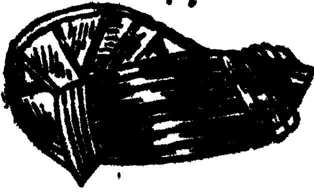
مہاجنوں کی پگڑی



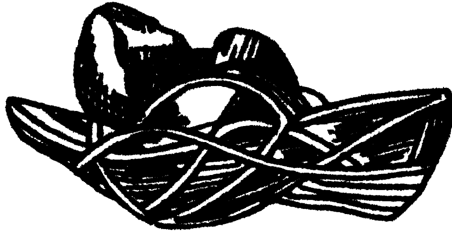
مہاجنوں کی پگڑی



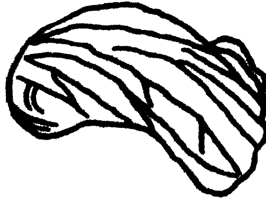
مرہٹی پگڑی



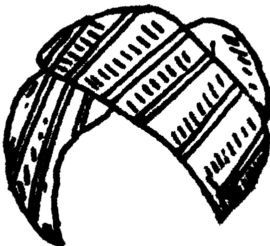
کوابلاری ریشمی پگڑی



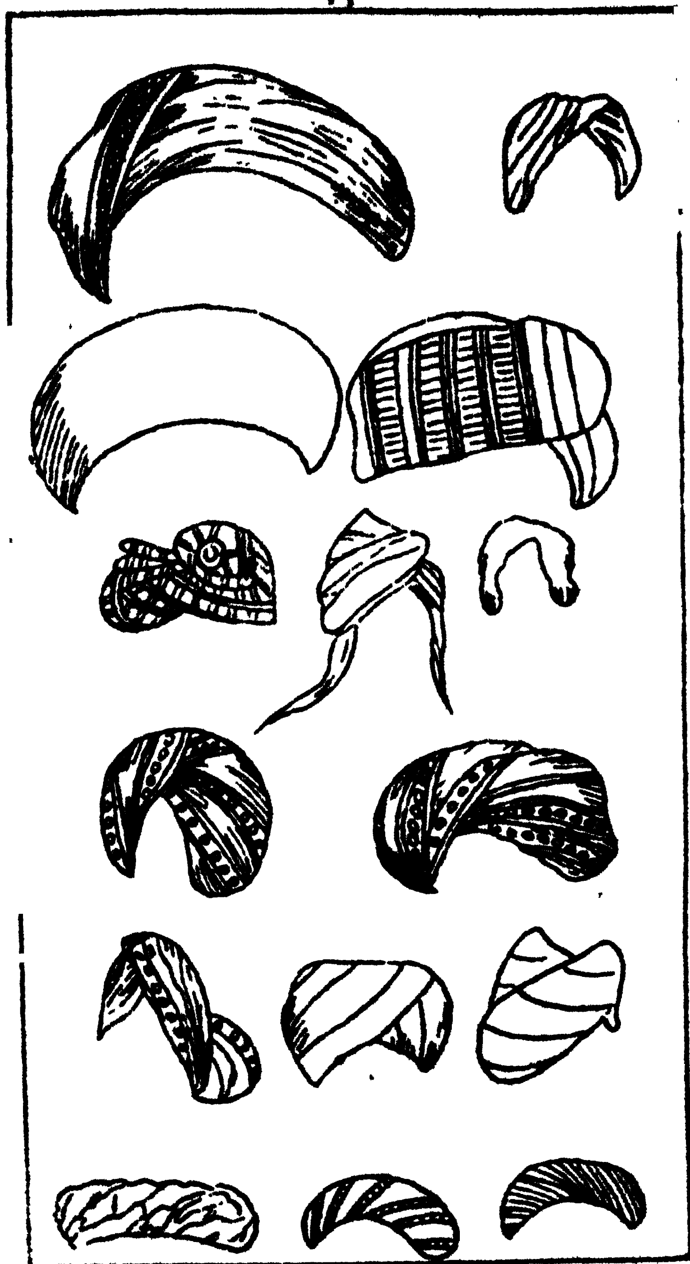
کاشباوڑی پگڑی



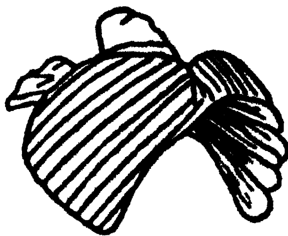
متفرق پگڑیاں

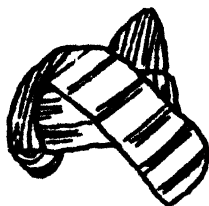
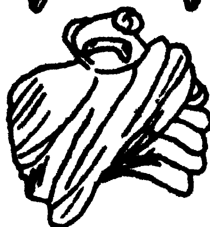
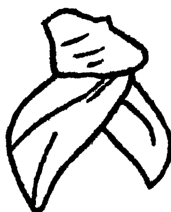


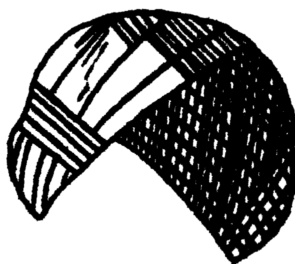
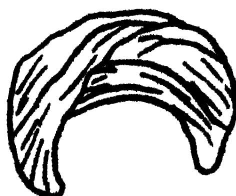


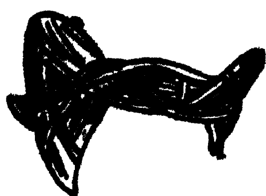


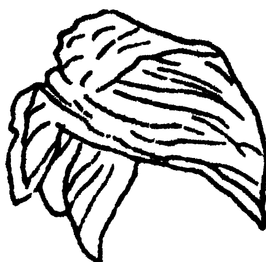


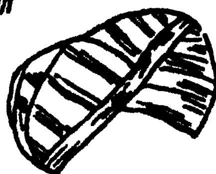


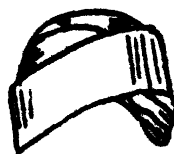






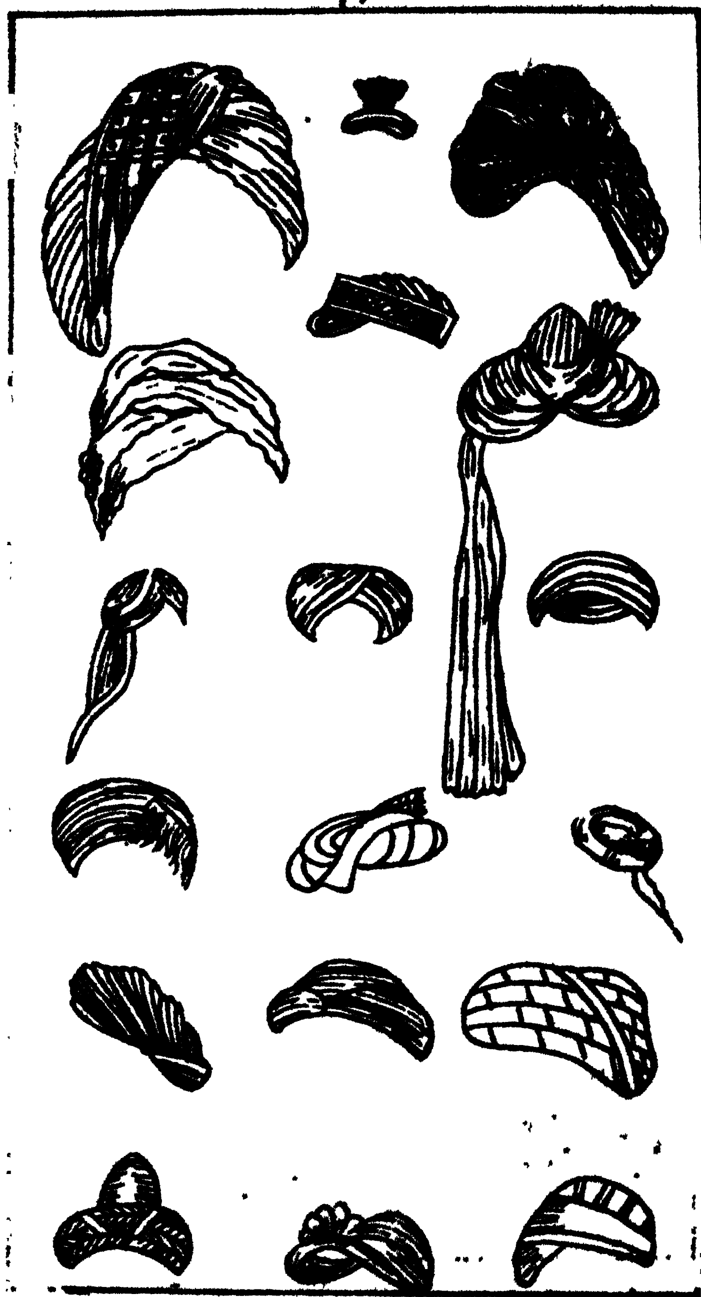


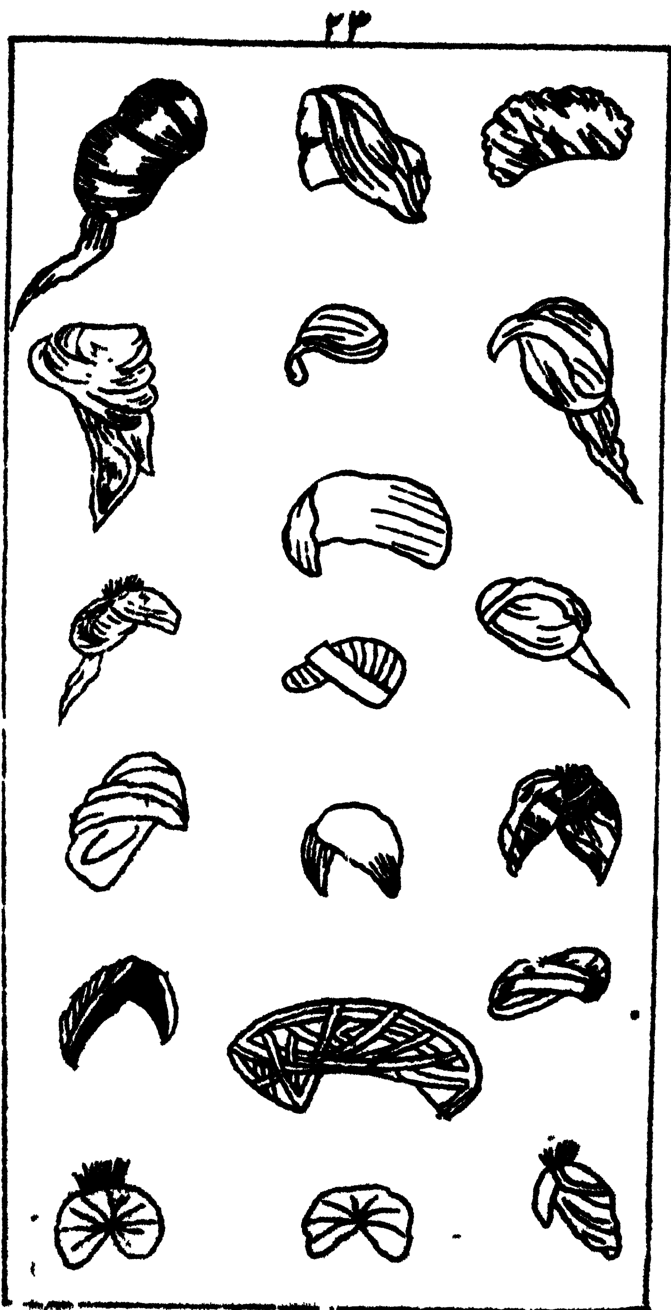









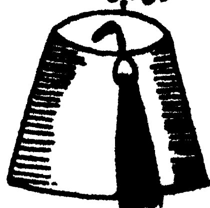






مختلف ممالک کی ٹوپیاں

ترکی ٹوپی



ایرانی ٹوپی



ابرانی ٹوپی



لکھنؤ کی بانکوں کی ٹوپی



لکھنؤ کی نکّو دار ٹوپی



لکھنؤ کی چوگوشیہ ٹوپی



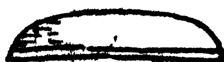
دوپلڑی ٹوپی

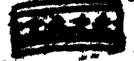


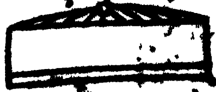
دوپلّی ٹوپی

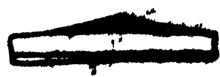


لکھنؤ کی دوپلڑی ٹوپی




پٹاری دار ٹوپی


پٹاری دار ٹوپی


کشتی دار ٹوپی


ٹوپی سہ طرہ


پٹاری دار ٹوپی

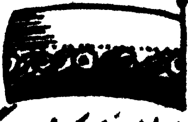

پٹاری دار ٹوپی


پٹاری دار ٹوپی


چوتیلی ٹوپی

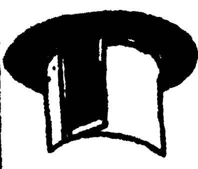

چوتیلی ٹوپی


پٹاری دار ٹوپی سہ طرہ


پٹاری دار ٹوپی مع کلغی


سندہ کی درباری ٹوپی


جرنیلی ٹوپی مع تحت الحنک


سندہ کی درباری ٹوپی

پھالی ٹوپی۔ اسکو اکثر بڑے لوگ منڈی لگانے میں اپنی دونوں کیریاں کانوں کی طرف ہوتی ہیں۔ یہ ٹوپی تاج کے نام سے معلوم ہے۔ ایک بروں کا لگانا بھی بہت کم رائج ہے۔


گول ٹوپی (اسمیں مثل پٹاری دار کے اندر کا حصہ نہیں ہوتا ہے)


میرٹھ کی ٹوپی

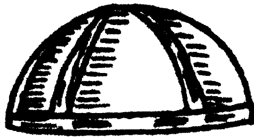

میرٹھ کی ٹوپی



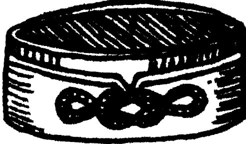
(واضح ہو کہ میرٹھ کی ٹوپی میں اندر کا حصہ نہیں ہوتا ہے
اور پٹاری کا بھی ہوتا ہے۔)

قوم تاجیک کی ٹوپی شاہزادگان دہلی کی ٹوپی

نمٹ کیپ



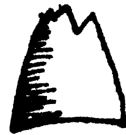


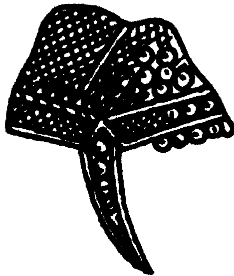


قزانی ٹوپی

عورات کُرد کی ٹوپی

عورات کُرد کی ٹوپی







اہل چین کی ٹوپیاں

اہل خوقند کی ٹوپی

(۱)



(۲)



(۳)



(۴) (۵) (۶) (۷) (۸)











تبت کی عورتوں کی ٹوپی

(۱)

تبت کے لاماؤں کی ٹوپی

تبت کے لاماؤں کی ٹوپی

اہل تبت کی ٹوپی

(۲)











(۲)

(۱) امریکا کے مردم خوار قوم کی ٹوپی

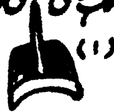
(۳)





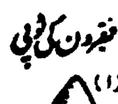


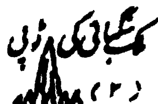
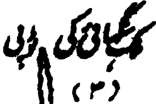
جاپانی مذہبی ٹوپی — ممب گنگباتی کی ٹوپی (۱) — کوریا کی ٹوپی — کوریا کی ٹوپی



فقیرون کی ٹوپی (۱) — فقیرونکی ٹوپی (۲) — ممب گنگباتی کی ٹوپی (۲) — ممب گنگباتی کی ٹوپی (۳)

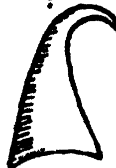
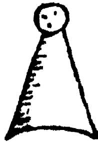


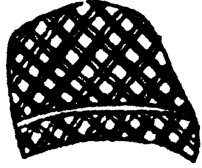
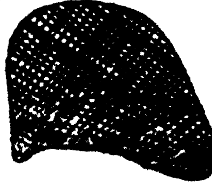
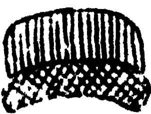


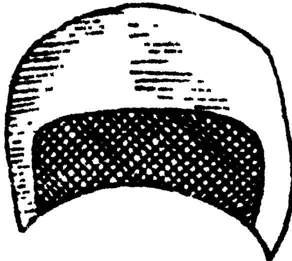


تماشہ والوں کی ٹوپی (۲) — تماشہ والوں کی ٹوپی (۱)

پارسیوں مجوس کی ٹوپیاں





اوق کنٹوپ (۱)



اوق کنٹوپ کلاں کلاہ (۱)



کنٹوپ گھنڈی نگدار



کنٹوپ



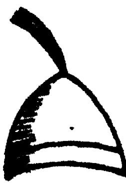
کنٹوپ بندھدار



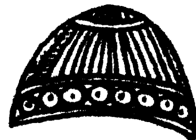
خود مع کلغی



خود مع کلغی

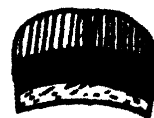


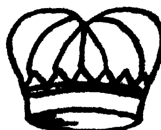
متفرق ٹوپیاں



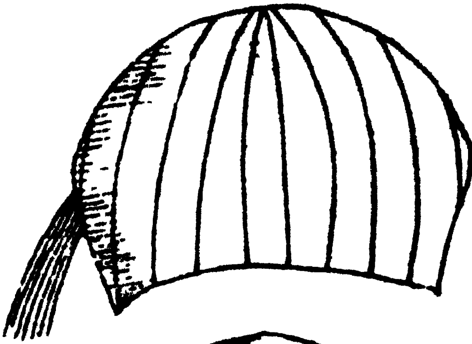


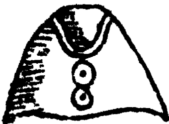








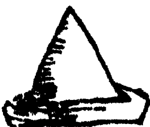
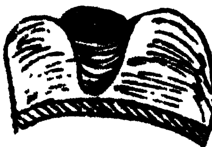


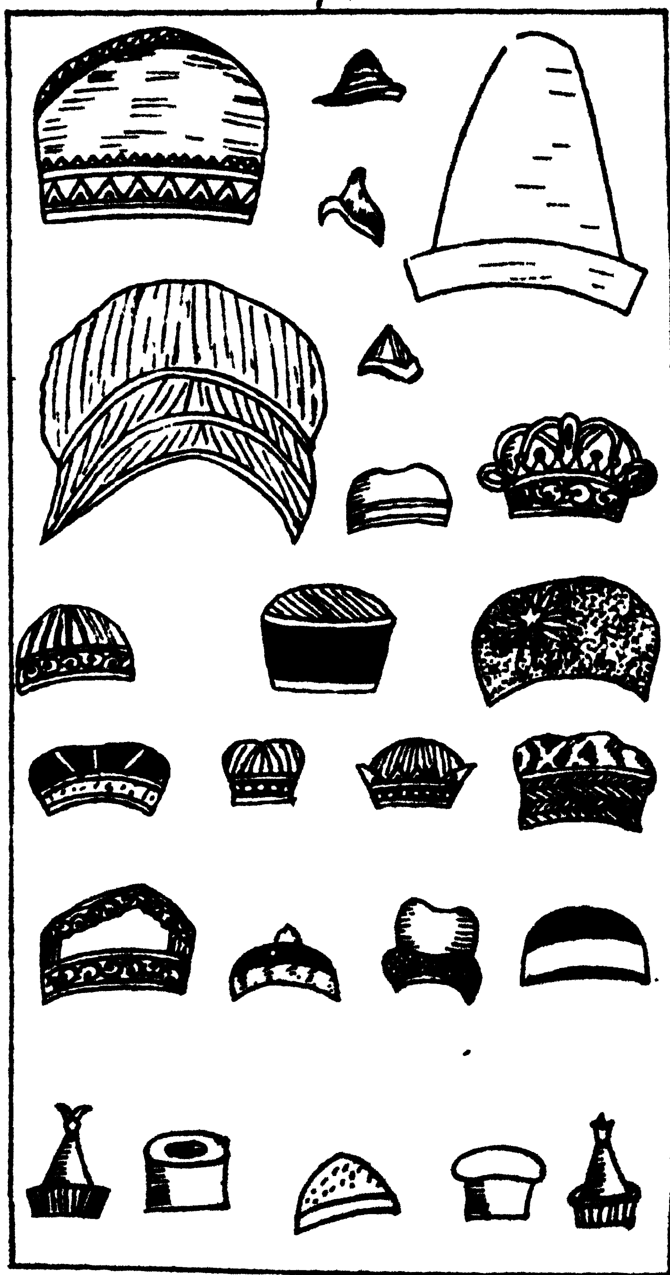







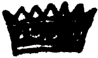






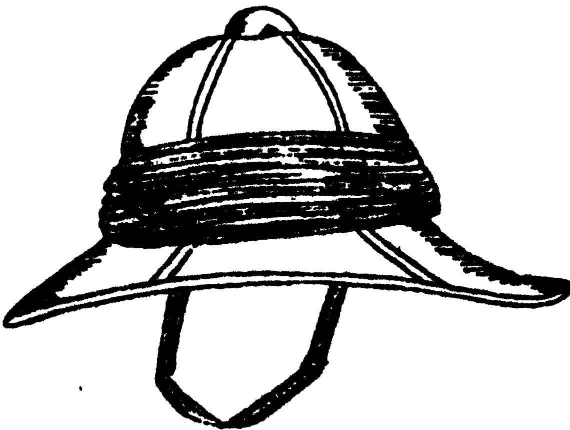





انگریزی ٹوپیاں مردوں کی

(بہ صحت تلفظ نام ٹوپیوں کے انگریزی میں لکھے گئے ہیں۔)

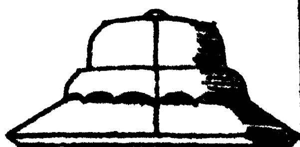
ARMY HELMET



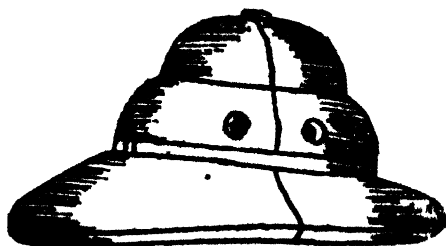
FASHIONABLE GREY HELMET
THE CIVIL AND MILITARY



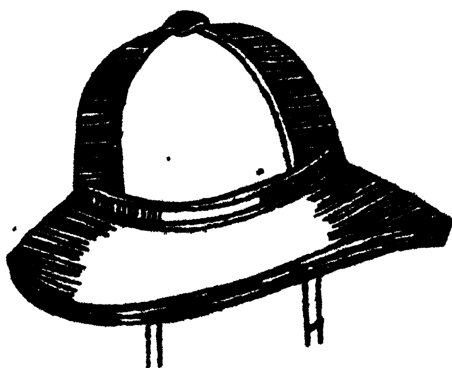
SPORTSMAN
& SOLA TOPEE



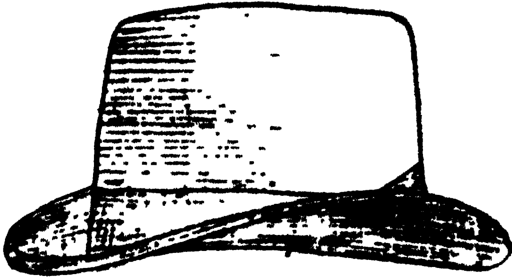
BAGHMAREE



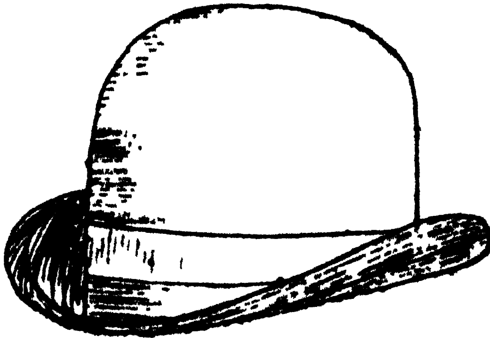
NEW ORISSA RIDING HELMET



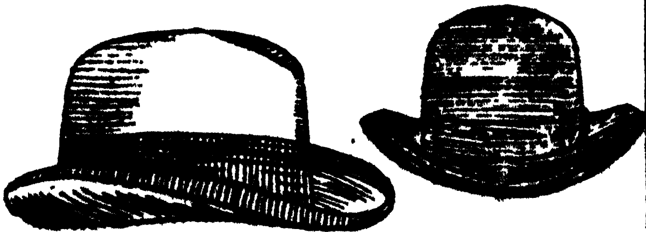
FELT SQUARE CROWN



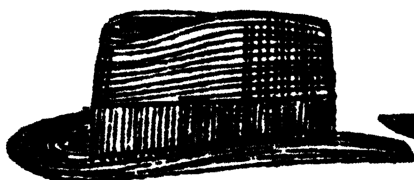
FELT ROUND CROWN



MESSINA NEW SOFT FELT HAT DOUBLE TERAI HAT



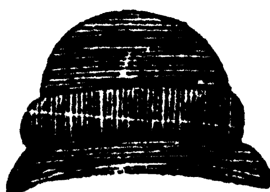
STRAW LOUNGE HAT



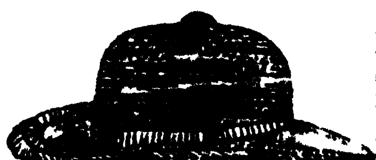
CLERICAL HAT



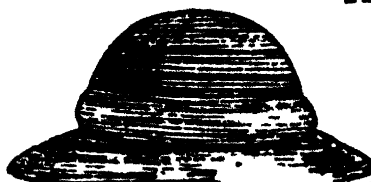
BOMBAY HELMET



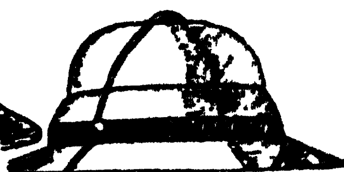
TERAL HAT



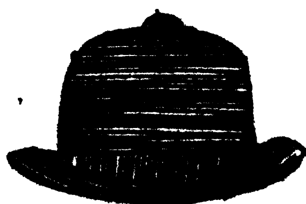
ELLWOODS CAWNPORE,
GREY FELT



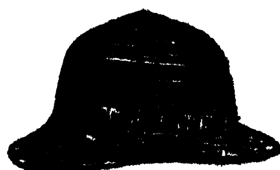
ELLWOODS CAWNPORE



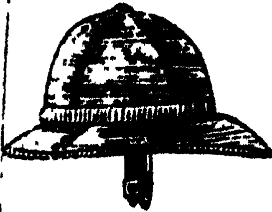
TERAI



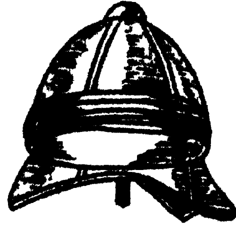
CAWNPORE GREY FELT HEMET



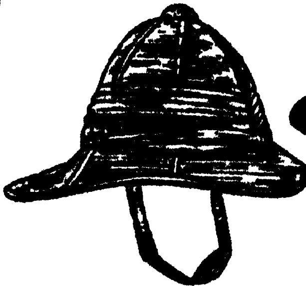
CORK-LINED HELMET



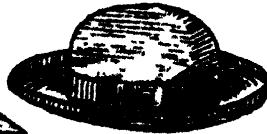
MILITARY REGULATION HELMET



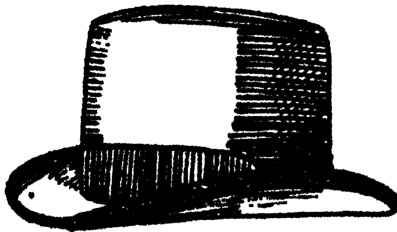
KITCHENER HELMET



CLERICAL HAT



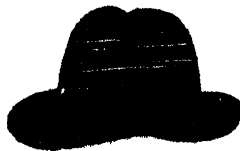
SQUARE CROWN FELT HAT



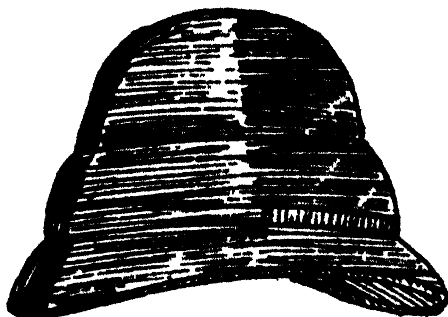
BROADWAY HAT



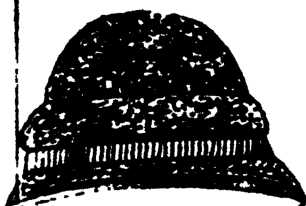
ILLINOIS HAT



CANDAHAR HELMET



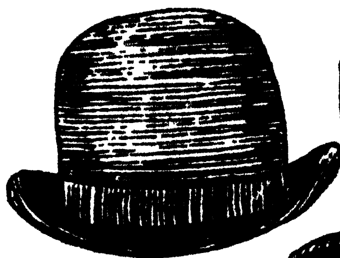
CANDAHAR HELMET



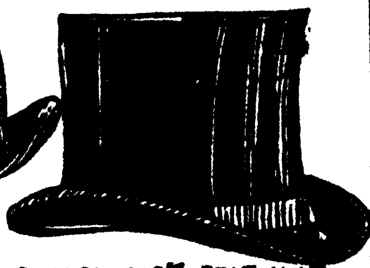
ANDAHAR HELMET



FELT HAT



SILK HAT



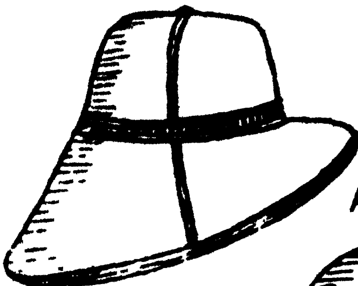
THIN PITH HELMET



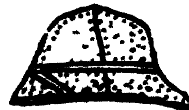
DUDLEY SOFT FELT HAT



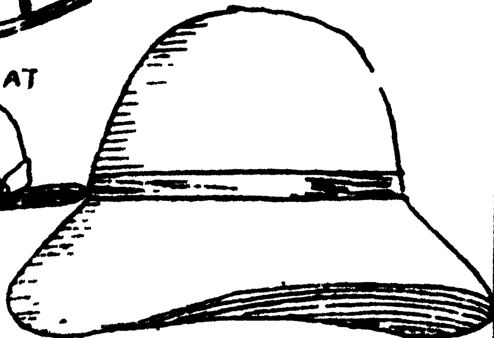
POLO HAT



CAWNPORE TENT CLUB HAT



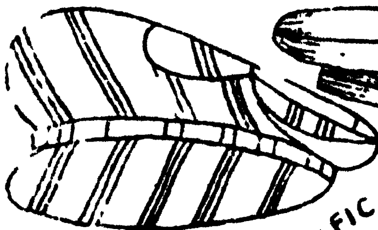
A.D.C HAT



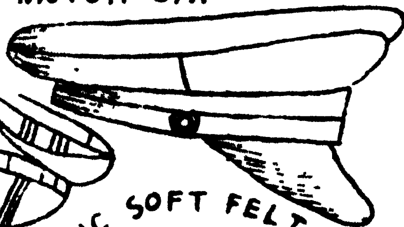
DENVER HAT



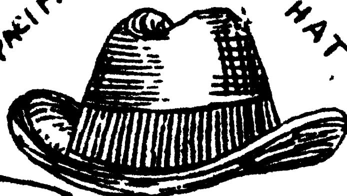
MOTOR CAP



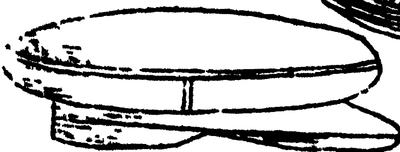
MOTOR CAP



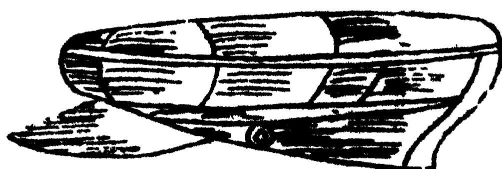
PACIFIC SOFT FELT HAT



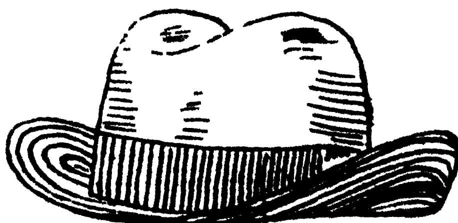
MOTOR CAP



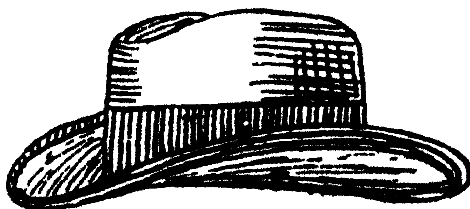
MOTOR CAP



ZEPHYR

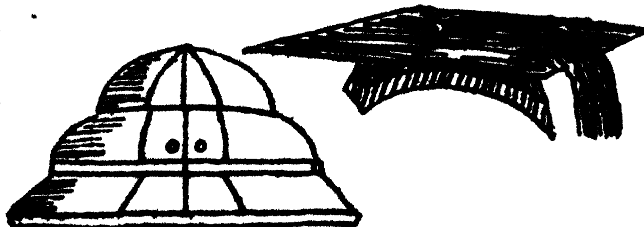


NEW YORK SOFT FELT AFTERNOON HAT

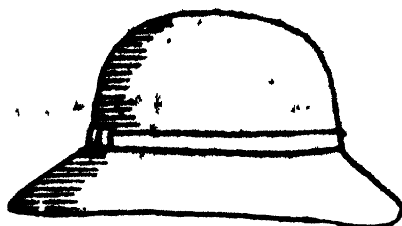


ZEPHYR SUN-PROOF SOLA HAI

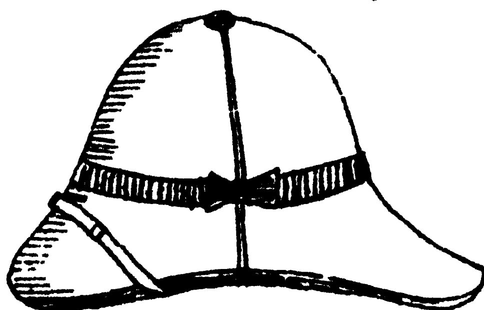
COLLEGE CAP



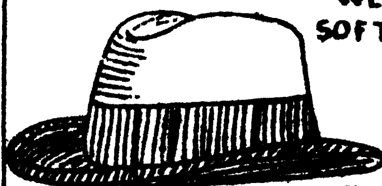
LORD CURZON HAT



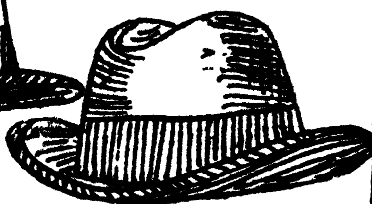
A.D.C. HELMET



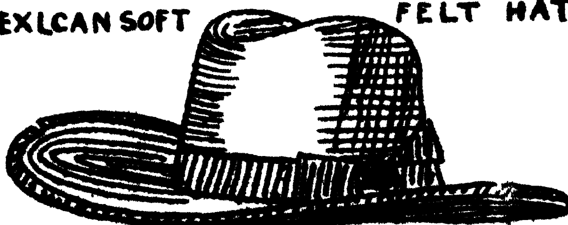
JLLINOI SSOFT FELT HAT



WEVB RIDGE SOFT FELT HAT



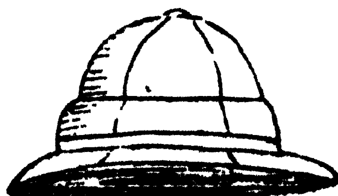
MEXLCAN SOFT FELT HAT



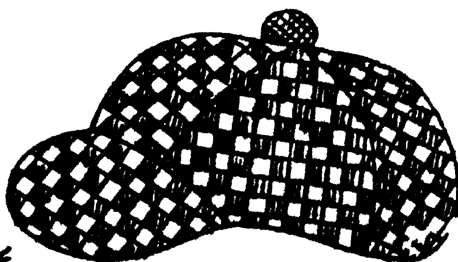
POPULAR TWEEDCAP

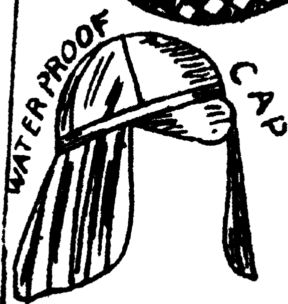


SWAGGER HAT

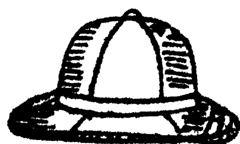


NIGHT CAP

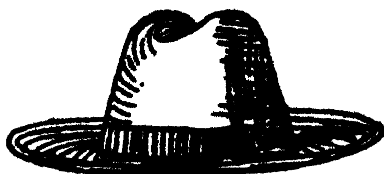




TRESS WHITE SHIKARI HAT



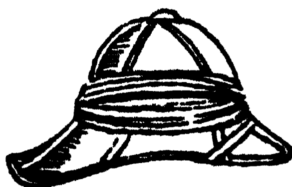
DENVER SOFT FELT HAT



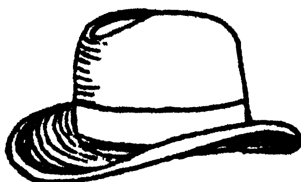
ELLWOOD SHIKARI HELMET



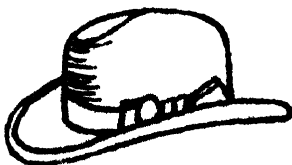
KITCHENER HELMET



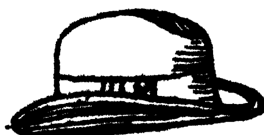
GREY OR FAWN FELT HAT



GREY FELT DOUBLE TERRI HAT



HOLBORN SOFT FELT HAT



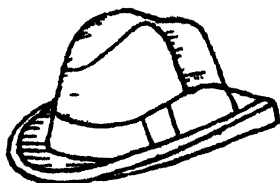
FAWN FELT PANAMA HAT



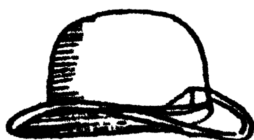
BRAZILIAN S. RAWALPINE HAT



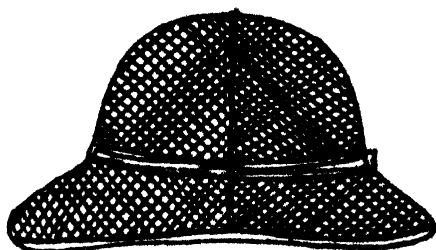
TWEED ALPINE HAT



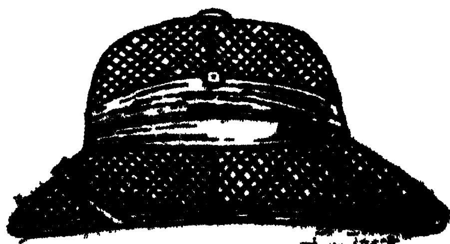
HARD FELT HAT



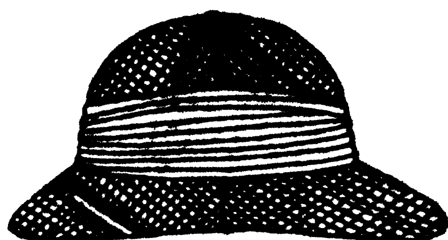
SOLA PITH HAT



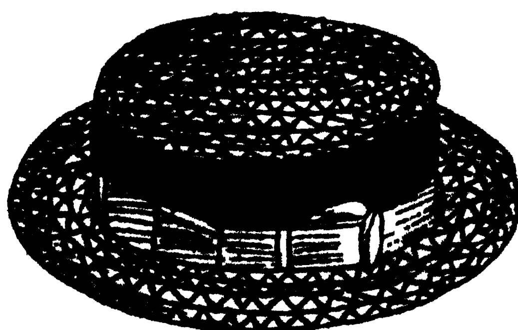
SOLA PITH HAT



SOLA PITH HELMET



STRAW SOATER HAT



BRODRIK CAP

ARMY SERVICE CAP

فوجی ٹوپیاں



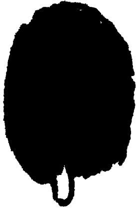


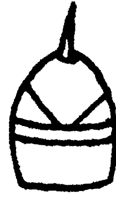
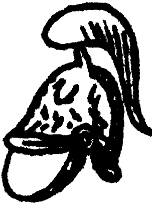










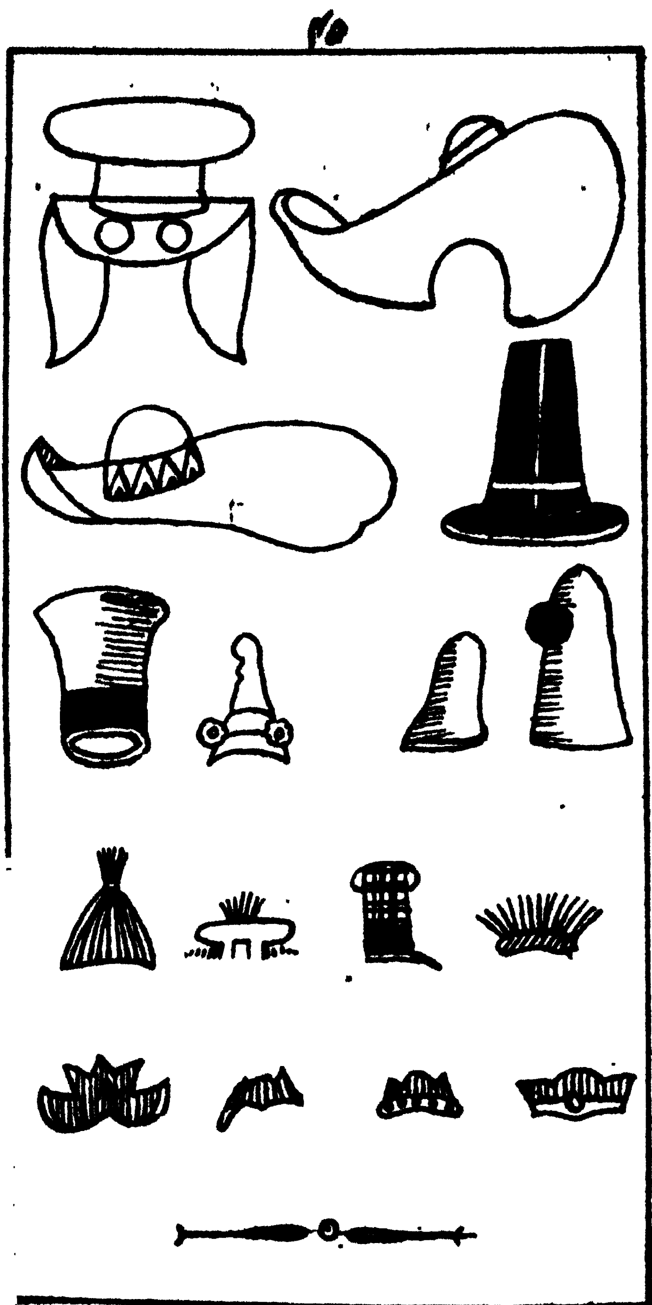






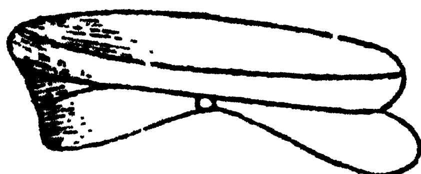
انگریزی تماشہ والوں کی ٹوپیاں



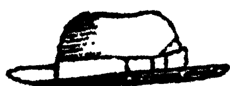



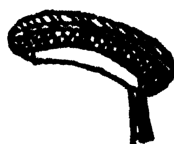
انگریزی ٹوپیاں لڑکوں کی

BOYS MOTOR CAP



ATLANTIC SOFT FELT HAT















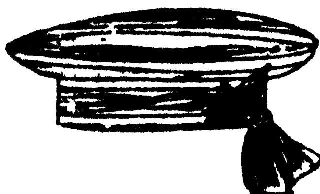




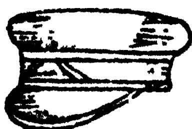




BOY'S MAN OF WAR CAP BOYS' FELT HAT



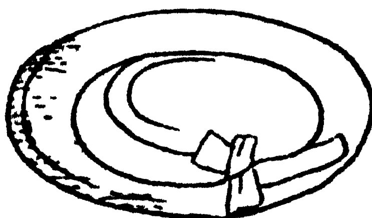








BOY'S GALATEA STRAW HAT





انگریزی ٹوپیاں عورتوں کی

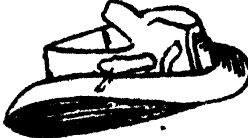




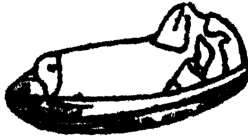






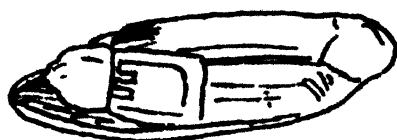
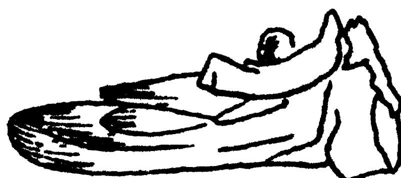






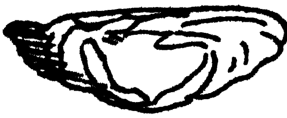
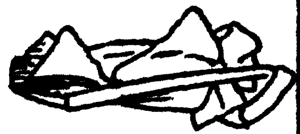


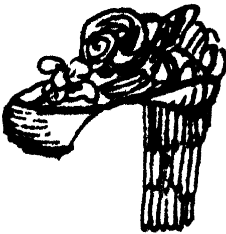
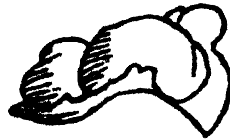
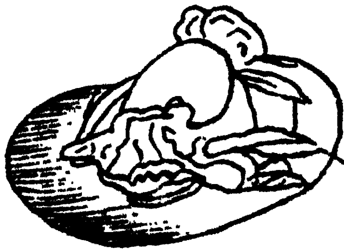


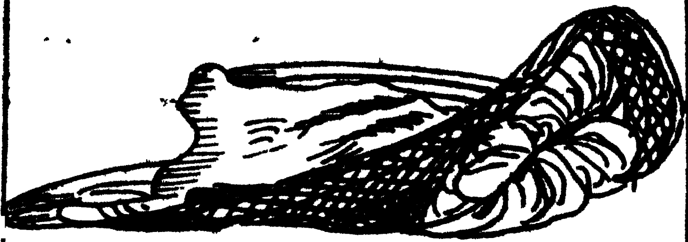




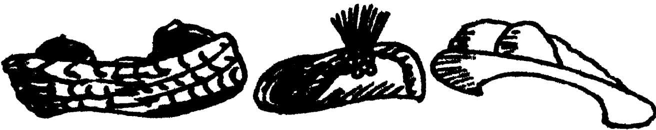



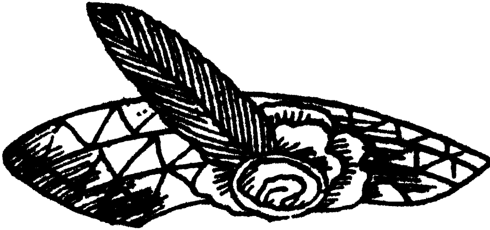







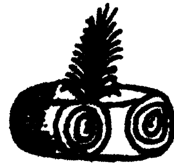
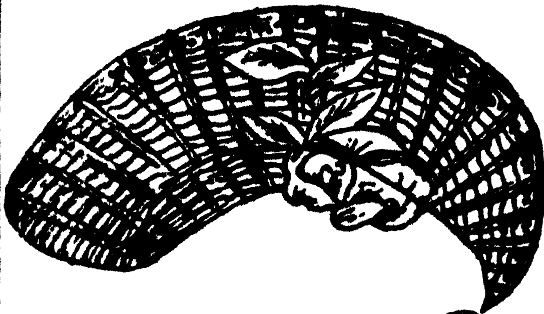
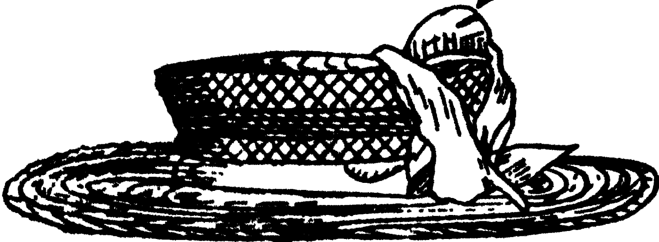
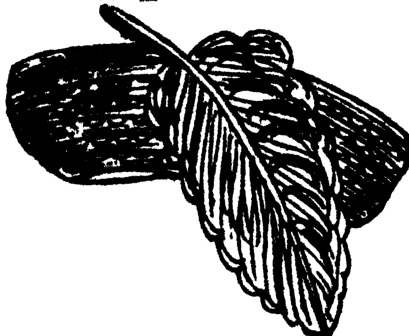


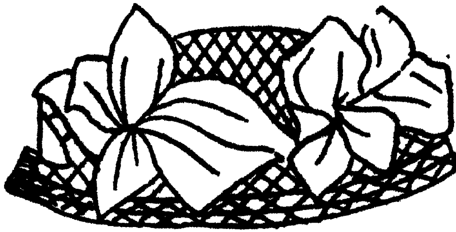




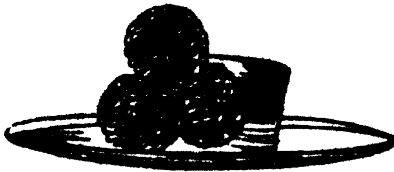


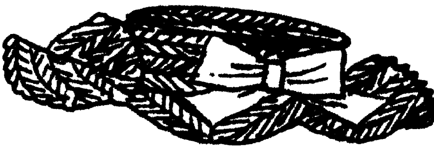


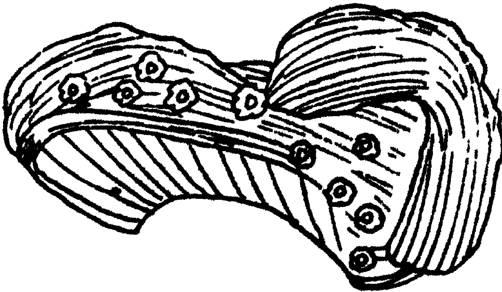






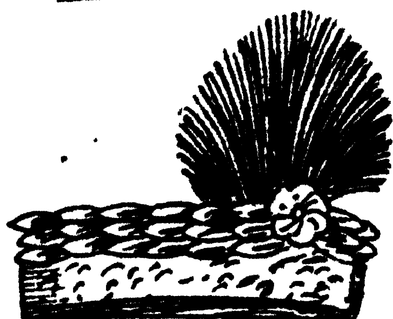






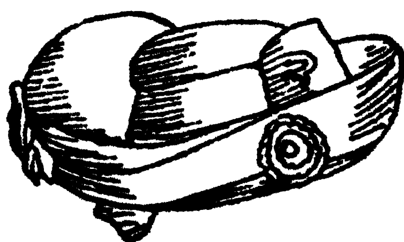






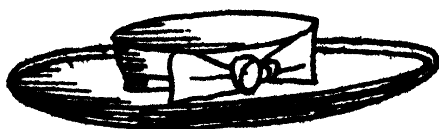


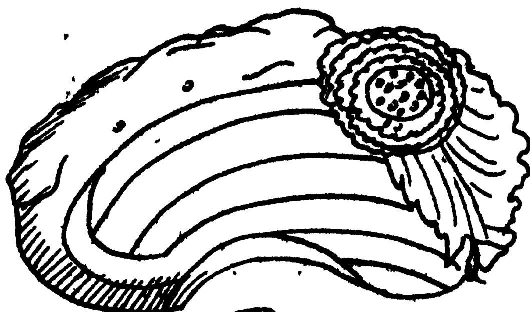




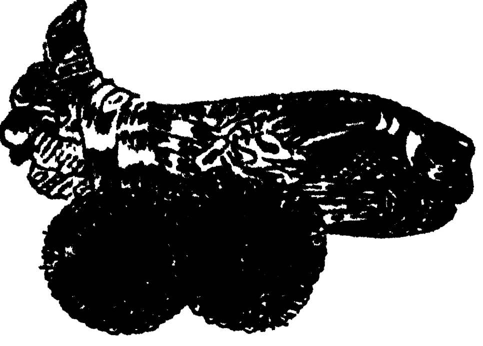


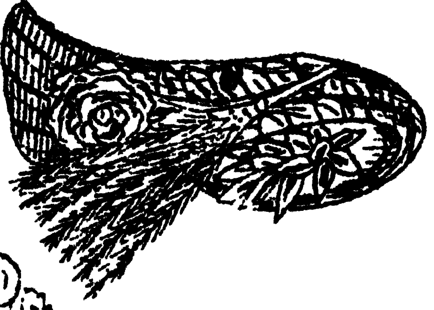




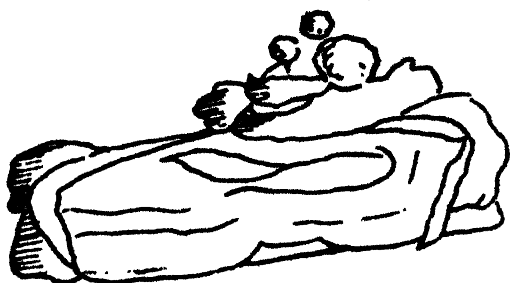




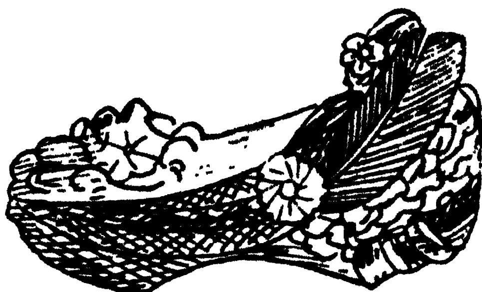


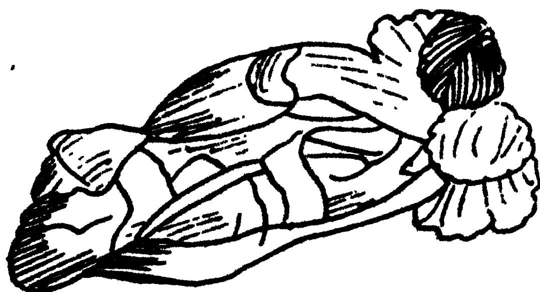




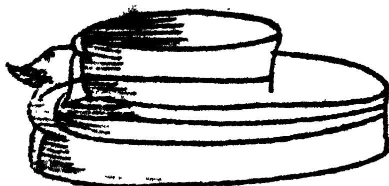


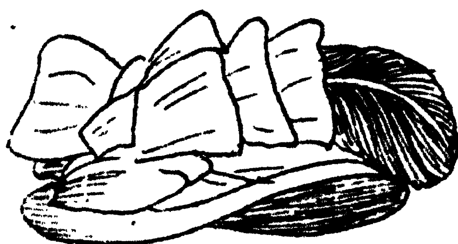


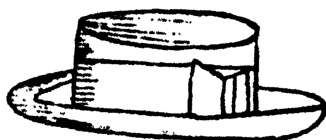


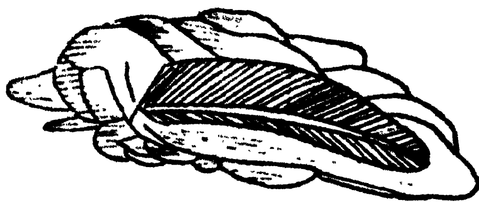


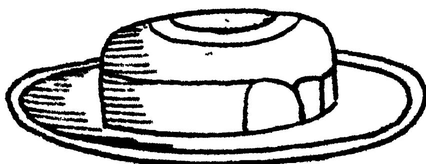


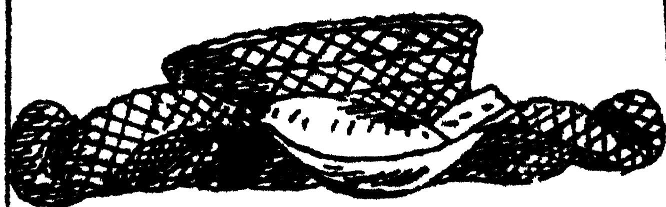


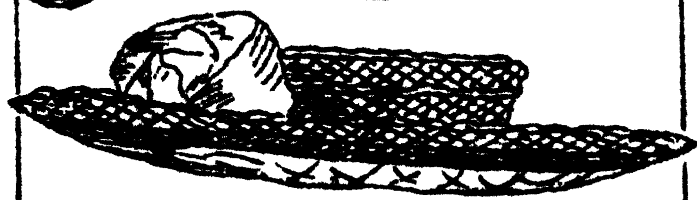


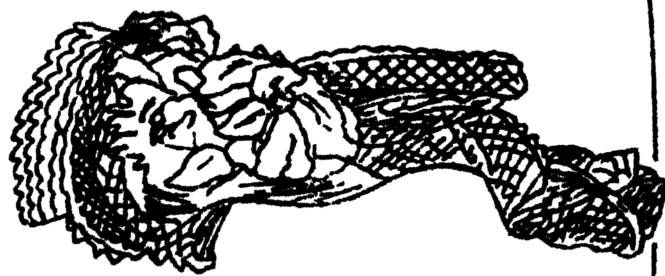


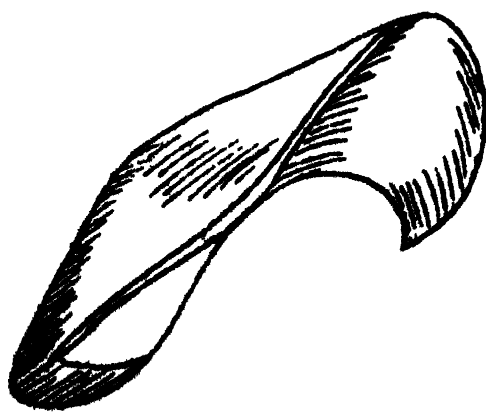






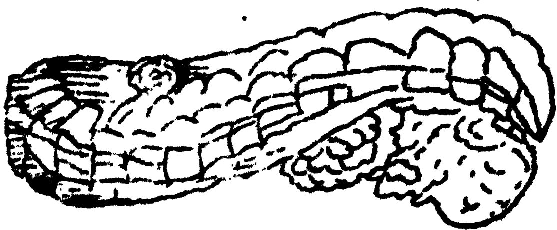










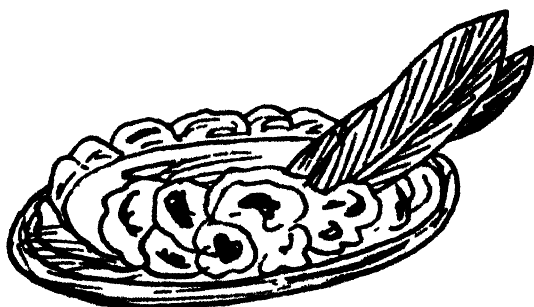






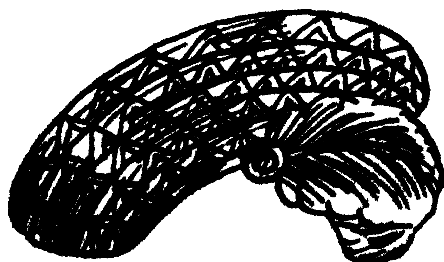








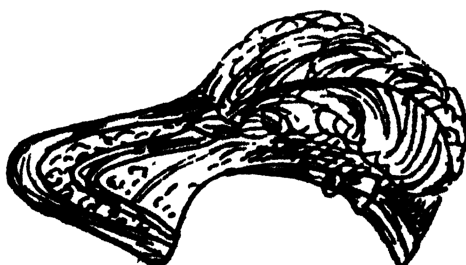












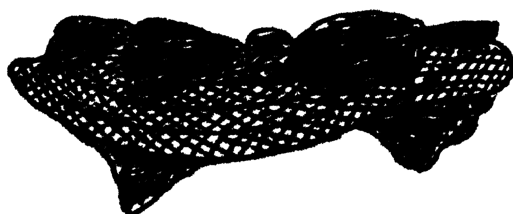












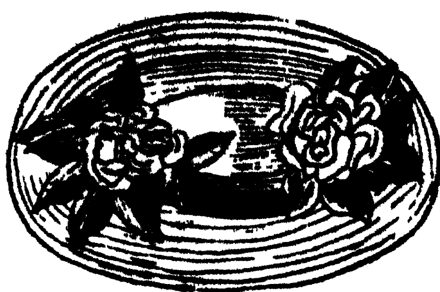




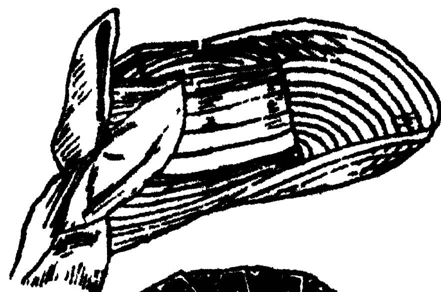


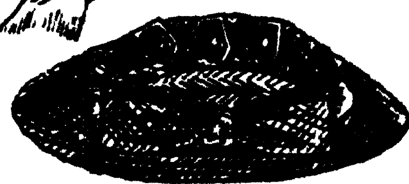


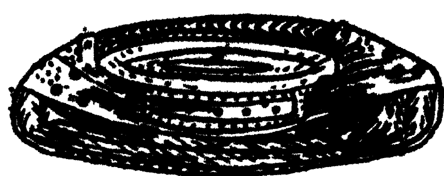


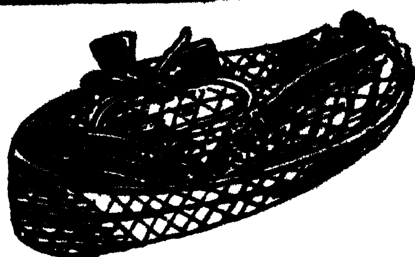


















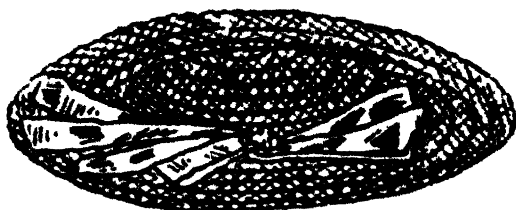


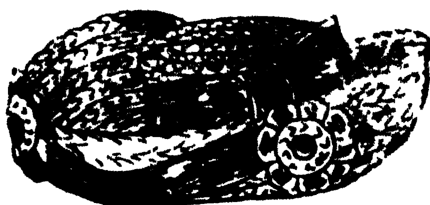








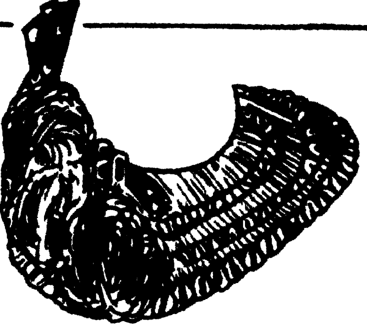


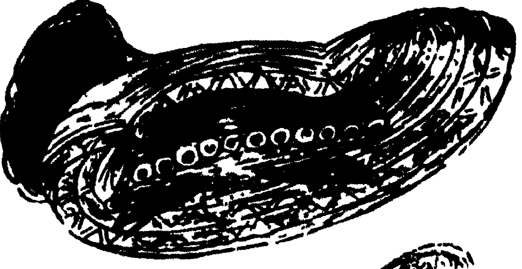


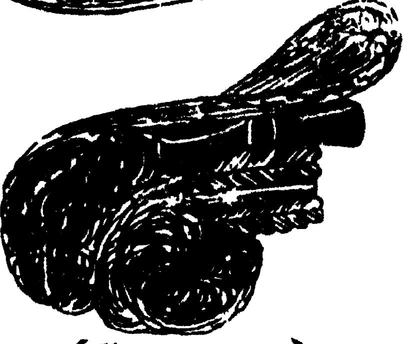










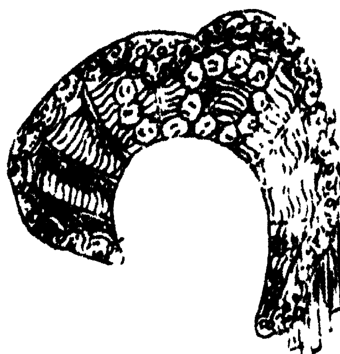


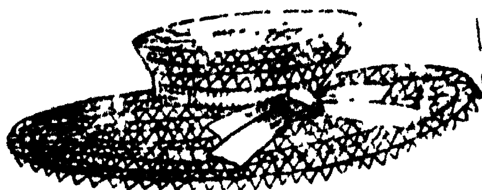


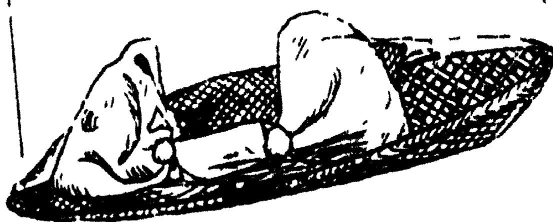


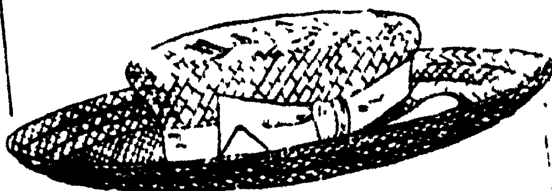


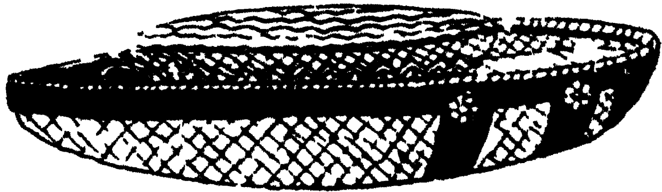


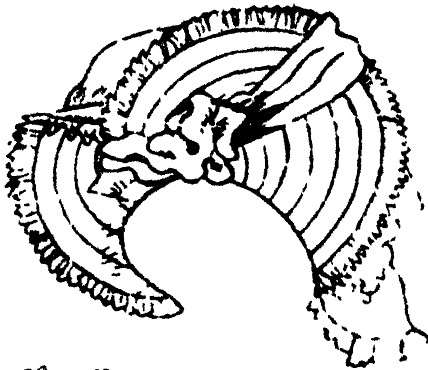






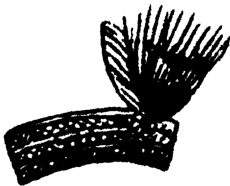




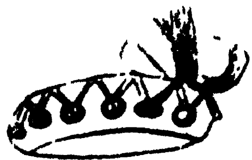


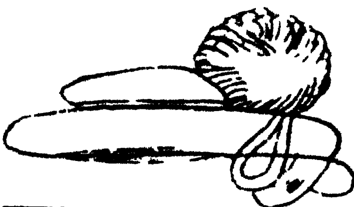


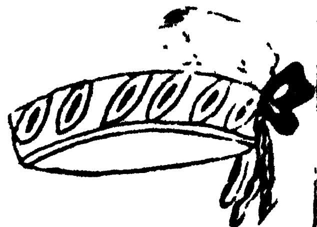


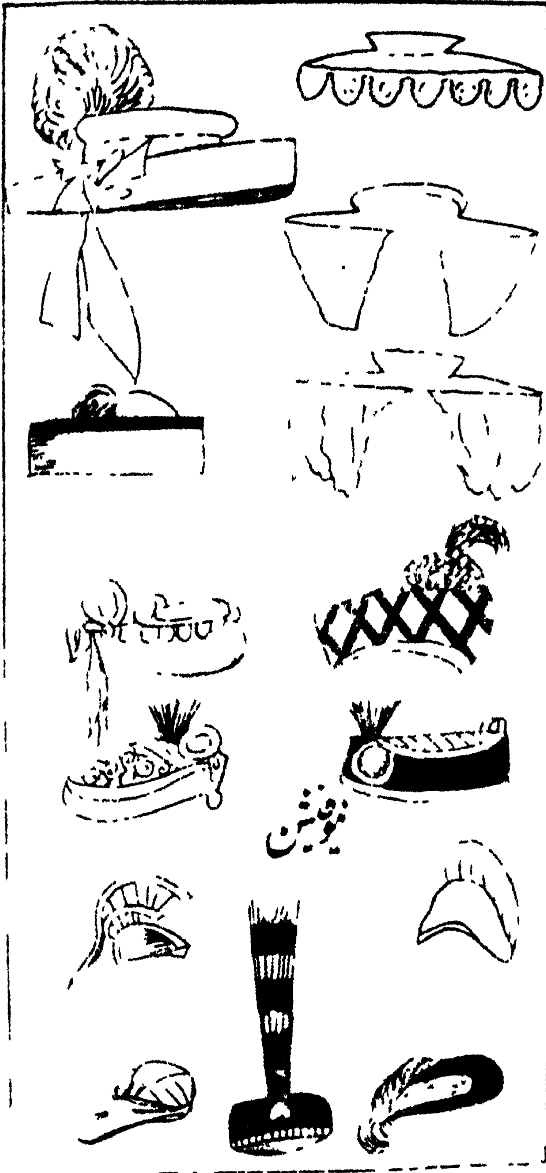




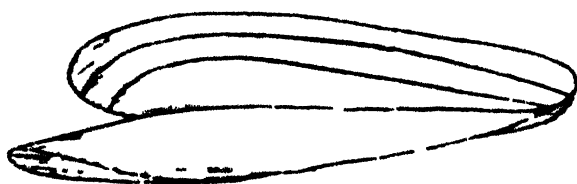




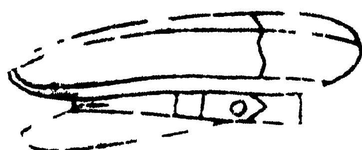



نیوفیشن

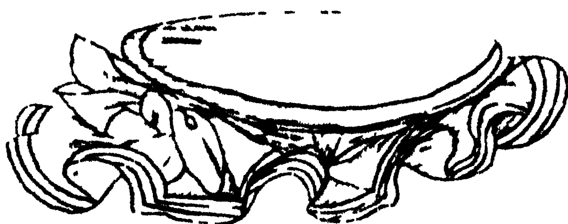
STITCHED MOTOR CAP



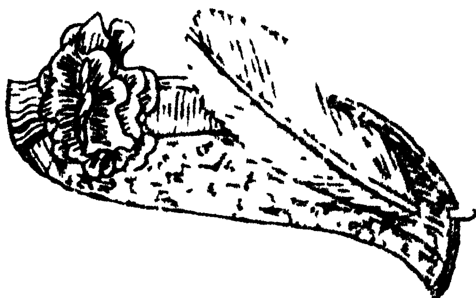
LADIES, MOTOR CAP



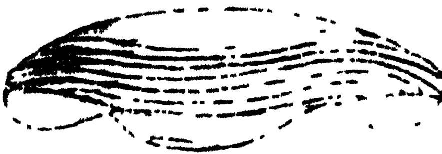
GIRL'S SMART HAT



SMART HARD FELT HAT



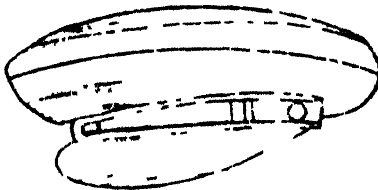
MOTOR CAP



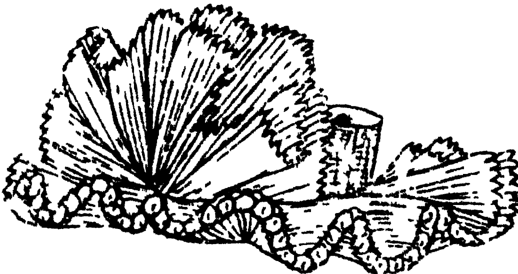
MOTOR CAP



MOTOR CAP



RIVER HAT



CHARMING HAT



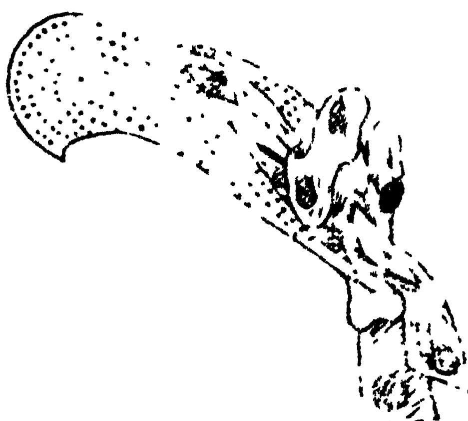
RIDING HAT



FISHER CAP



NEGLIGE HAT



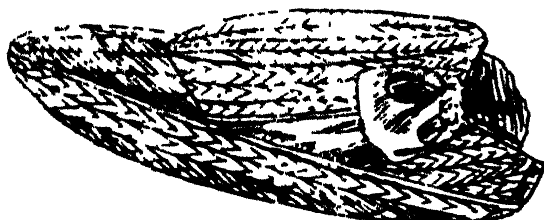
PRETTY HAT



SMART TUSCAN STRAW HAT



SMRT KNOCK ABOUT HAT



NATURAL DROOP HAT



A.

RUSTIC STRAW HAT



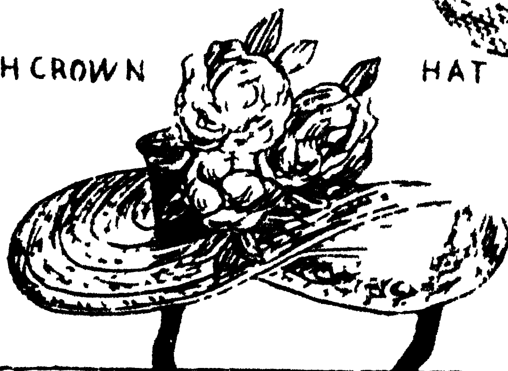
BURNT STRAW MARQUISE HAT



BURNT STRAW DROOP HAT



HIGH CROWN HAT



SMART LEGHORN HAT



DAINTY CREAM LEGHORN HAT



GIRLS FLOP HAT









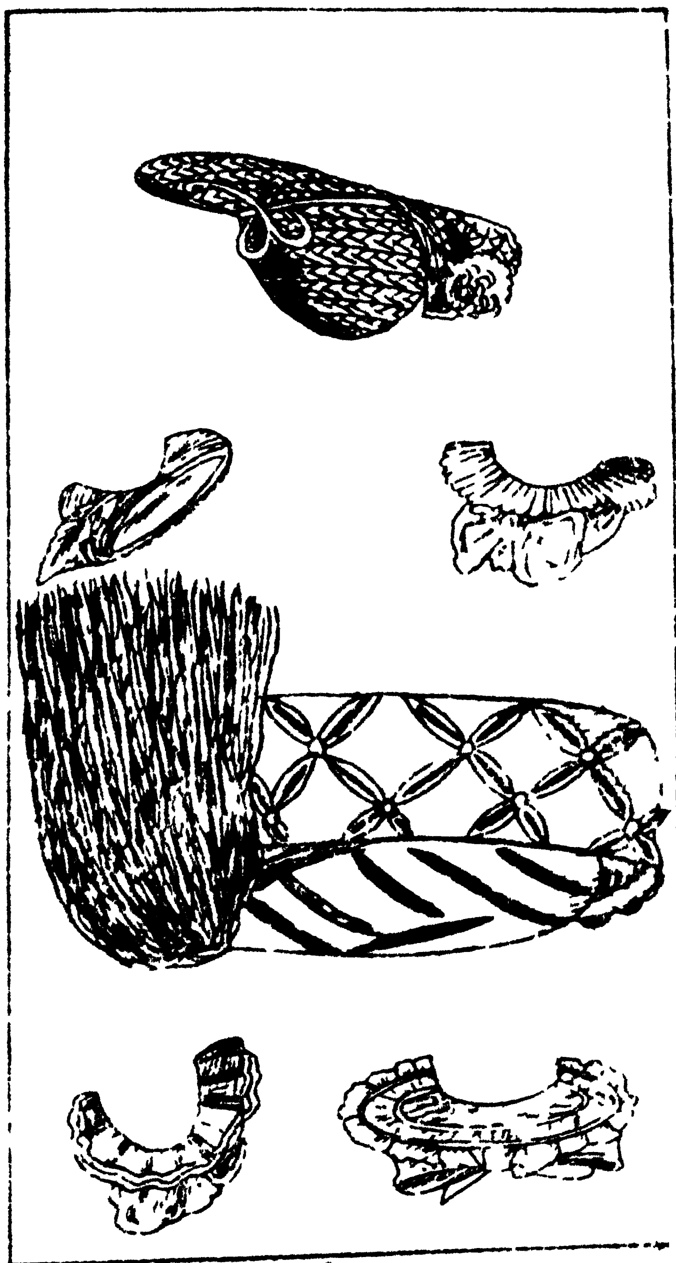


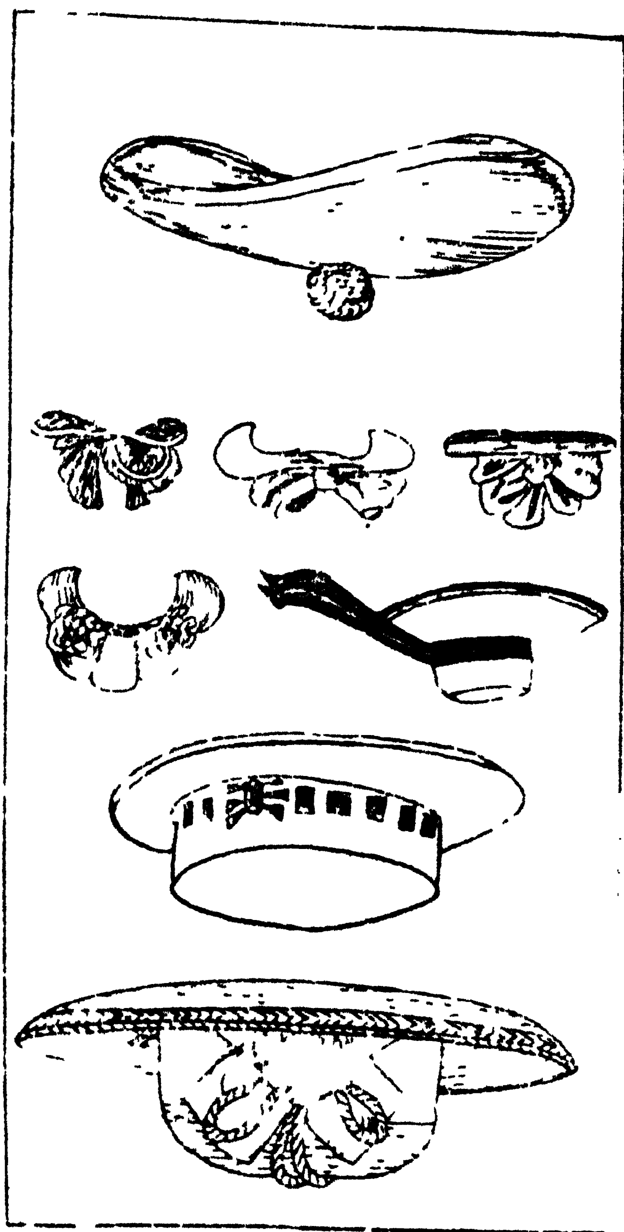




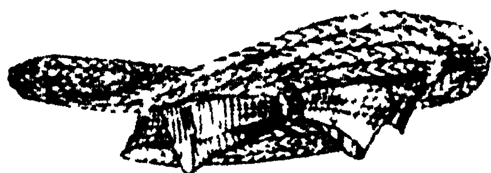






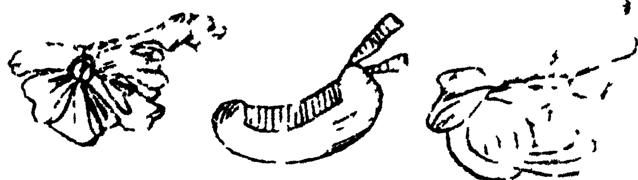




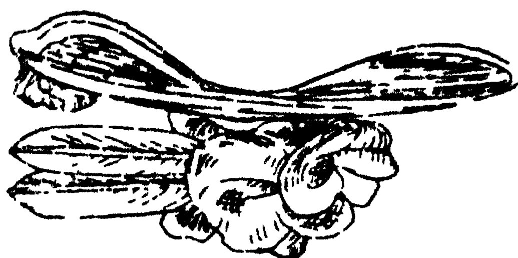


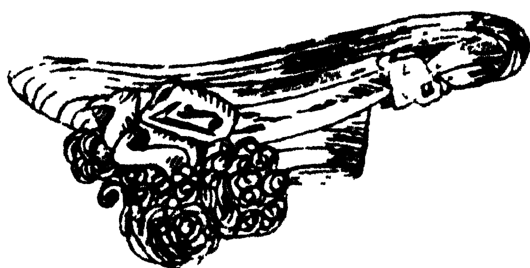






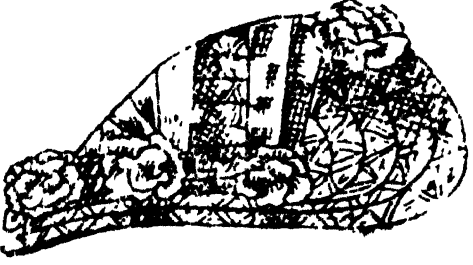




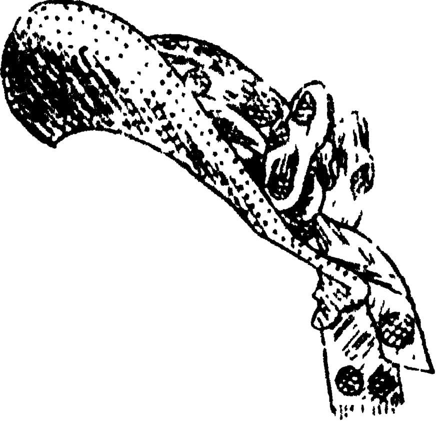




LARGE COARSE STRAW HAT



CURACOA HAT

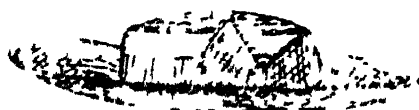




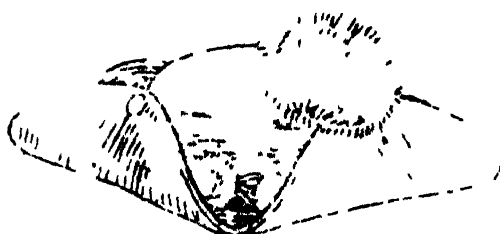
GIRLS WAVED BRIM HAT



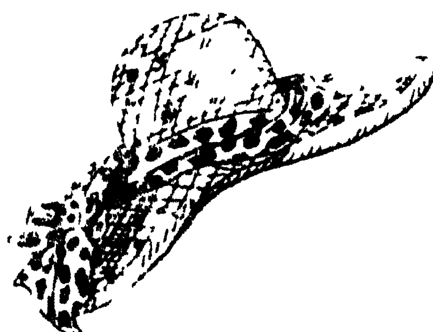
ACK TAR AND GALATEA HAT



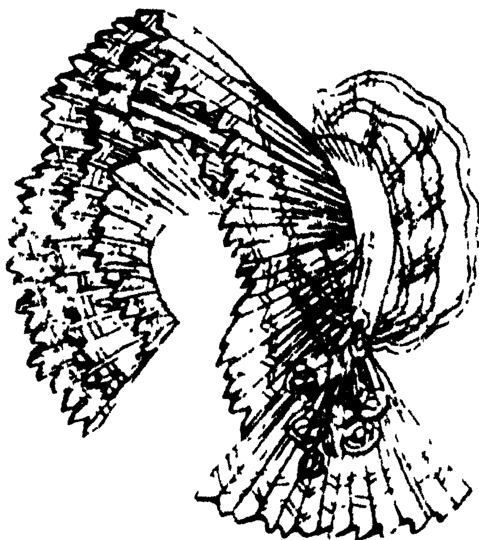
WHITE FELT HAT



CURACOA HAT



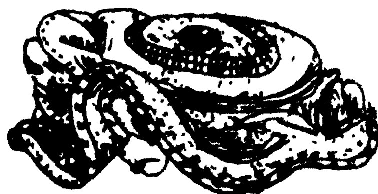
MIER PALMER HAT



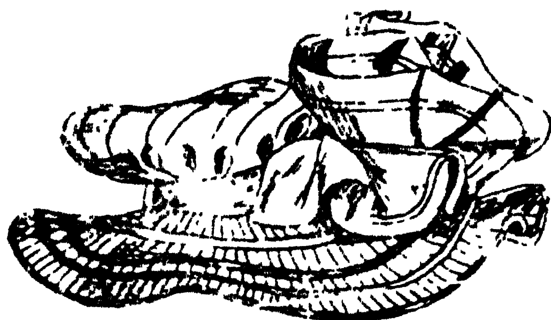
CREAM SILK HAT



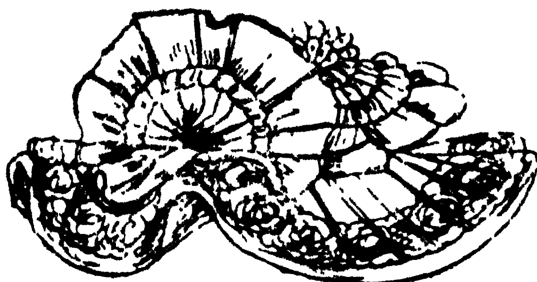
PRETTY FELT HAT



PRETTY MERCERIZED CAMBRIC HAT



GIRLS MUSLIN DE SOIE HAT



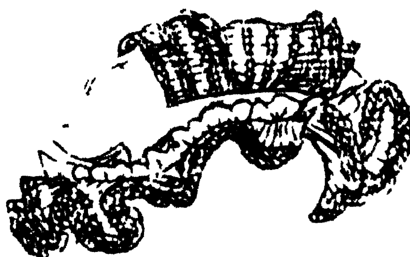
LITTLE GIRLS AND STRAW HAT



NICE WASHING HAT OF WHITE CAMBRIC



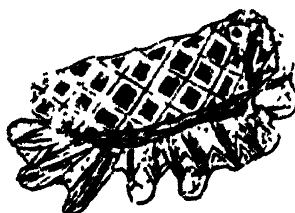
GIRLS MUSLIN RIVER HAT



CHILD'S MERCERIZED CAMBRIC HAT



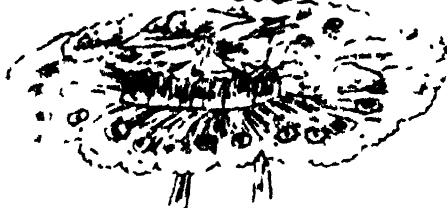
PRETTY VELVETEEN HAT



GIRLS LEGHORN HAT



MARVEL OF CHEAPNES[illegible] HAT



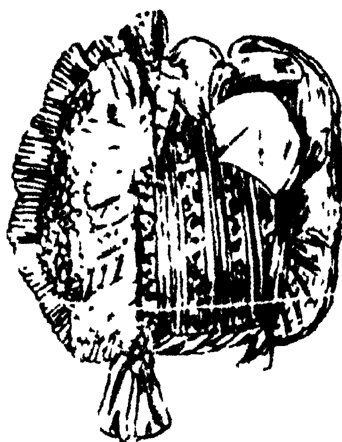
FINE MUSLIN HAT



"JESSIE" GIRLS WAVED BRIM HAT



CHILDREN'S FANCY WHITE MUSLIN HAT



DAINTY COLORED CAMBRIC MUSLIN HAT



"NESTOR GIRLS LEGHORN HAT



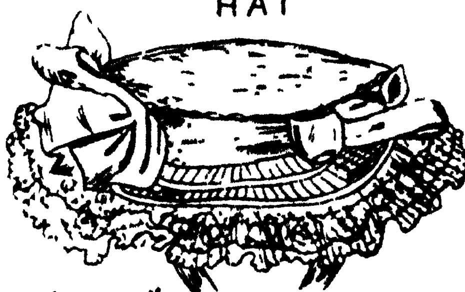
"CYNTHLA" GIRLS BURNT STRAW DROOP HAT



"ERYL" CREAM SATIN STRAW HAT



"PEARL" GIRLS WHITE FANCY LAWN HAT



"BABS" WHITE LAWN HAT



GIRLS WHITE SWISS MUSLIN HAT



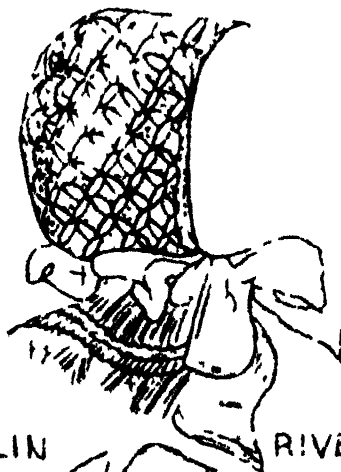
LARGE WHITE LAWN HAT



GIRLS WHITE SPOT MUSLIN HAT



HANDSOME EMBROIDERED BON HAT



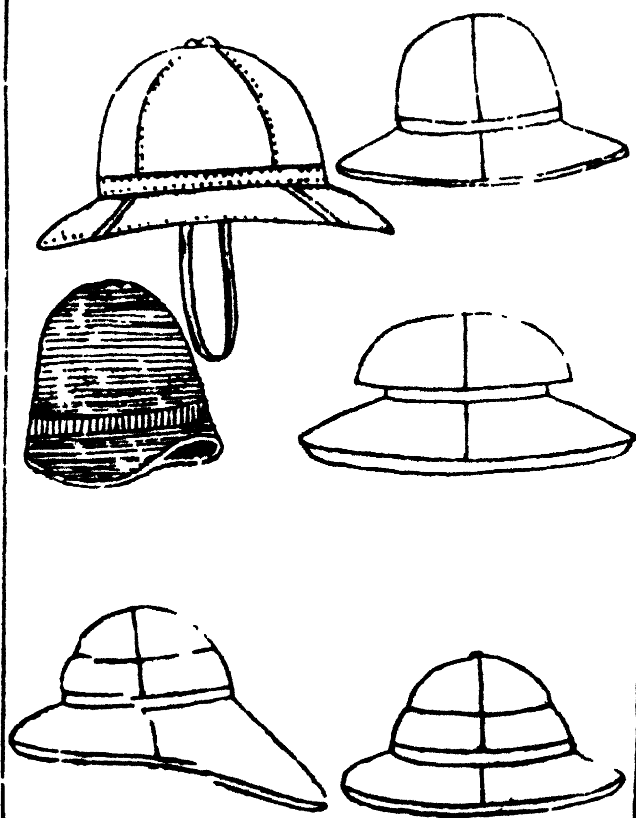
DAINTY MUSLIN RIVER HAT

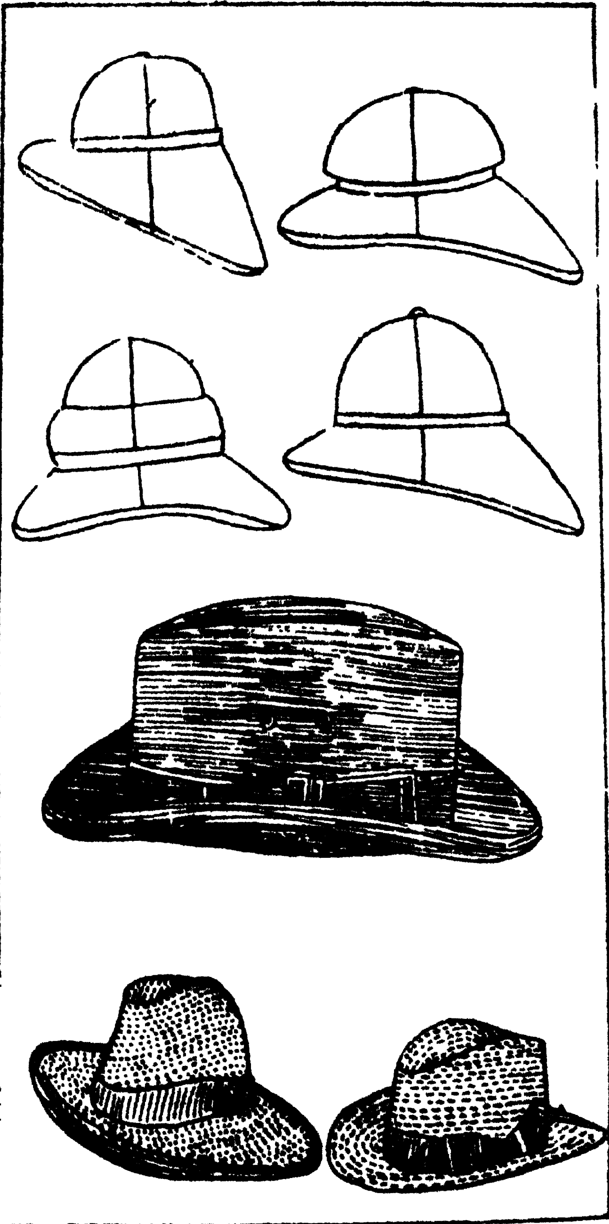


متفرقات

"چونکہ یہ ٹوپیاں بعد کو دستیاب ہوئیں لہٰذا غیر ترتیب درج کی گئیں"

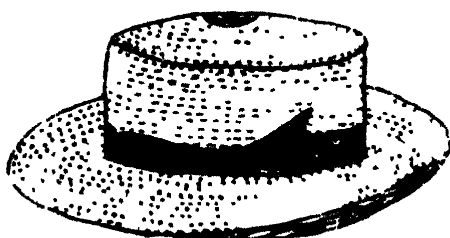
انگریزی ٹوپیاں مردوں کی

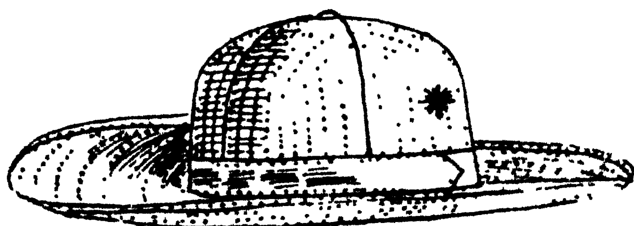


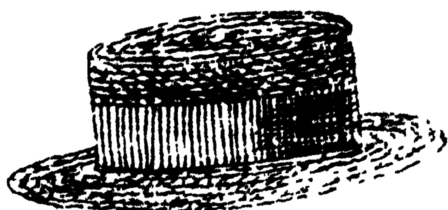


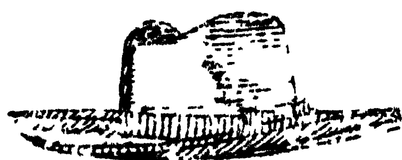










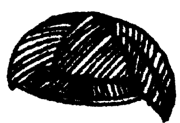




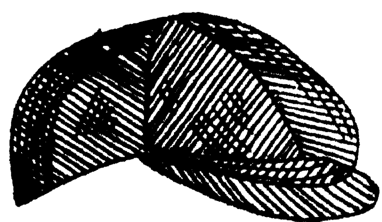


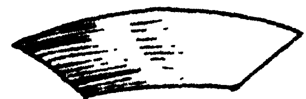


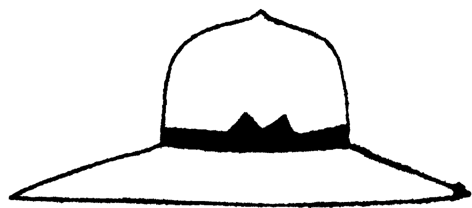


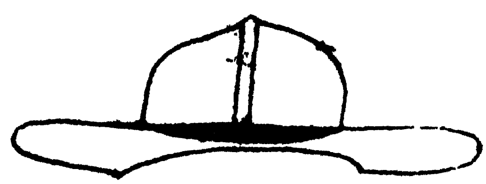


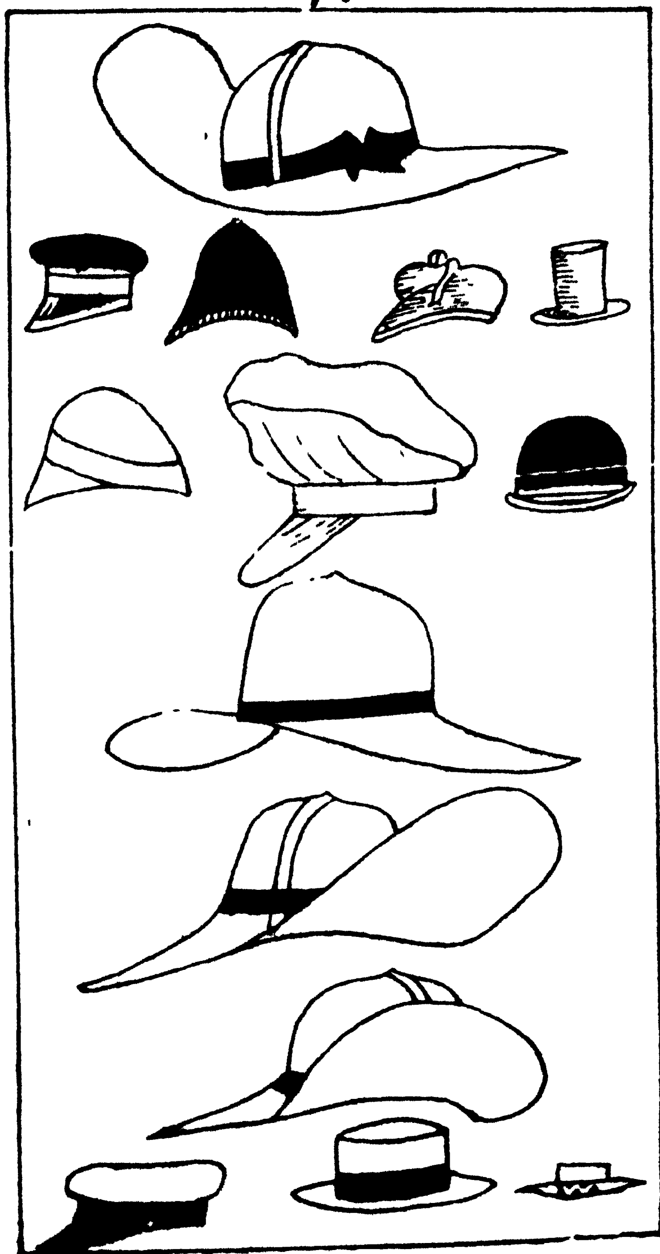


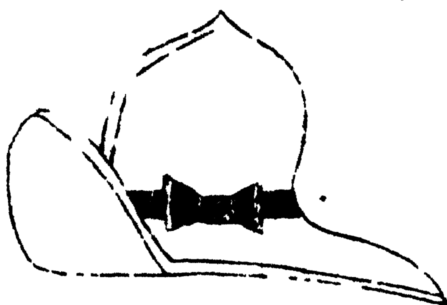
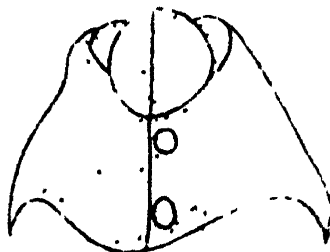


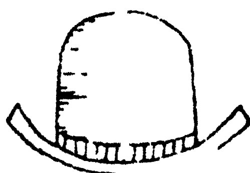


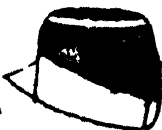




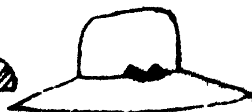


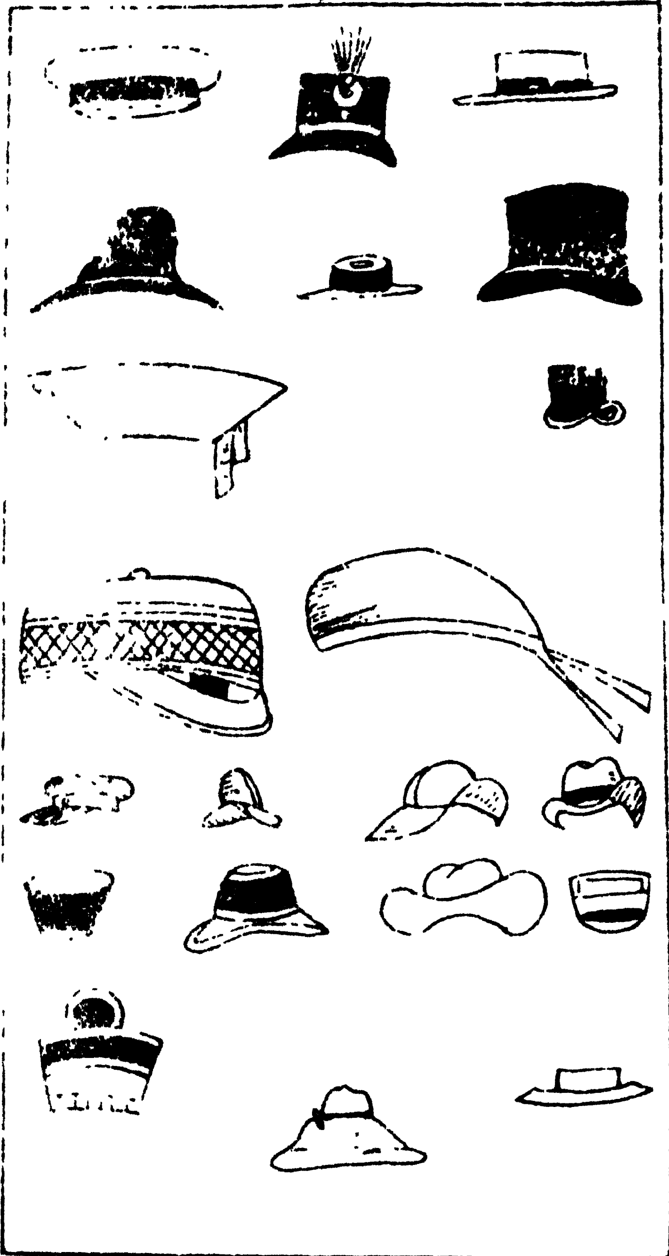



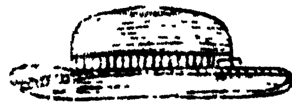





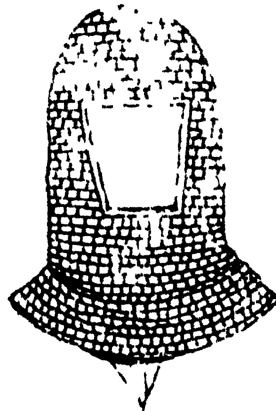





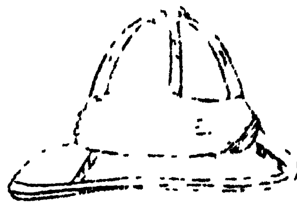
FELT CLERICAL CAP



BALACLAVA CAP



OFFICER REGULATION HELMET



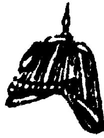
MILITARY CAP MILITARY CAP MILITARY CAP







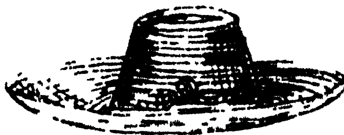
MILITARY CAP

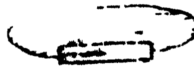


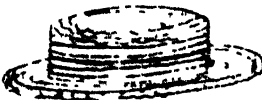
MILITARY CAP

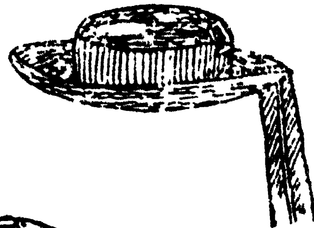


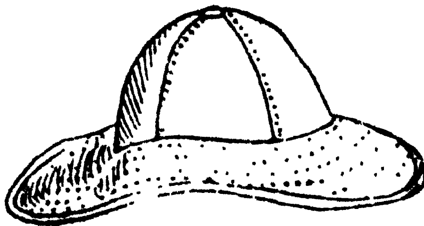
انگریزی ٹوپیان لڑکون کی

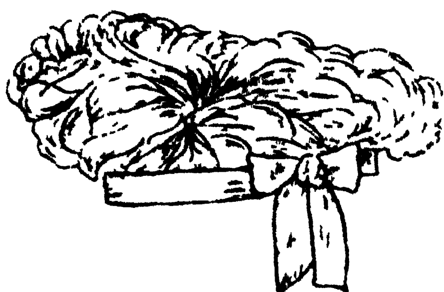








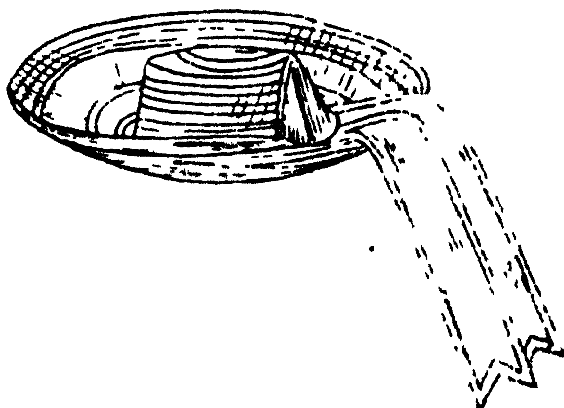




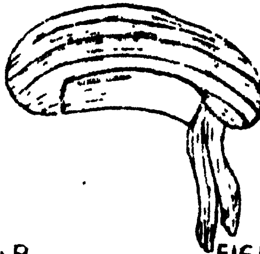
BOYS WHITE LAWN HAT



LINEN HAT



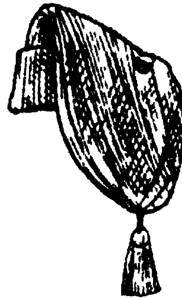
MAN OF WAR CAP



FISHER CAP



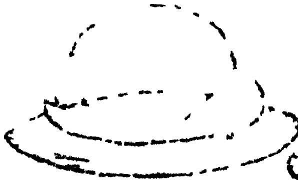
FISHERCAP



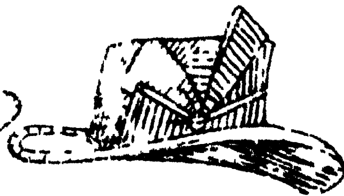


انگریزی ٹوپیان عورتو کی

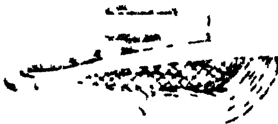
KNOW HELMET



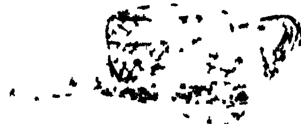
FELT HAT



MART MUSHROOM SHAPED HAT

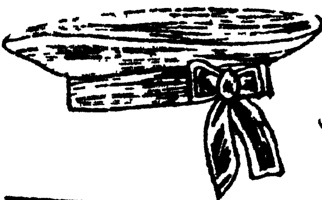


NEW SHAPES

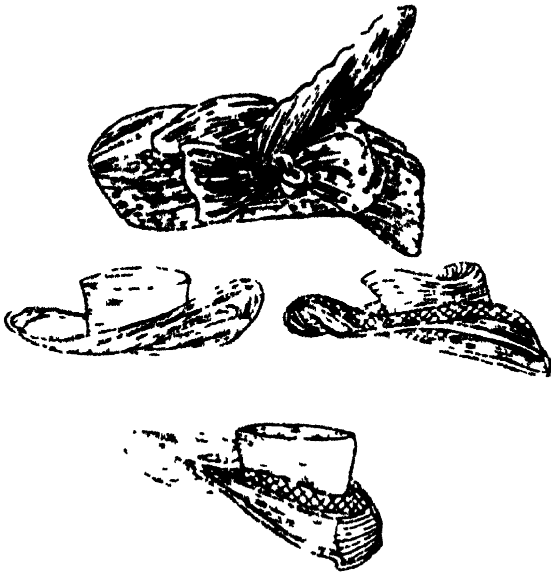


NCTLY NEW HAT



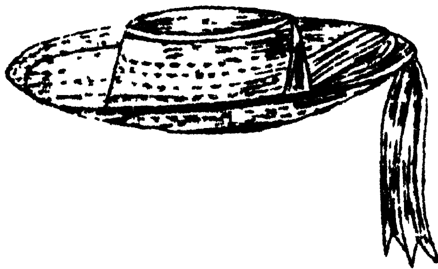




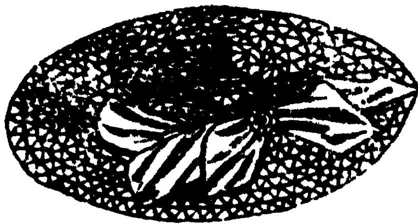


انگریزی ٹوپیاں لڑکیوں کی

GIRL'S GOOD QUALITY HAT



GIRL'S CREAM RUSTIC STRAW HAT

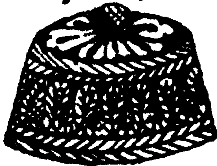




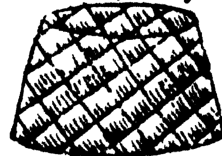
(یہ ٹوپیاں انگلشیہ والی ہیں اگر ٹوپیوں کے نام میں غلطی ہو جائے لائق معافی ہوں)
(مؤلف)

متفرق ٹوپیاں

ملٹری کیپ



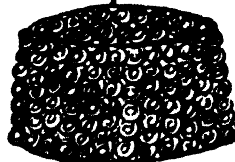
پونا کیپ



پارسی ٹوپی



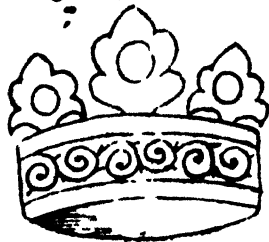
ایرانی ٹوپی



بچوں کا اونی کنٹوپ



سہانگ والوں کی ٹوپی



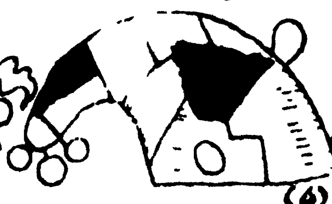
سوانگ والوں کی ٹوپی



ایضاً



ایضاً



(۵)

ایضاً



(۱)

روسی فوجی ٹوپیاں



(۶)



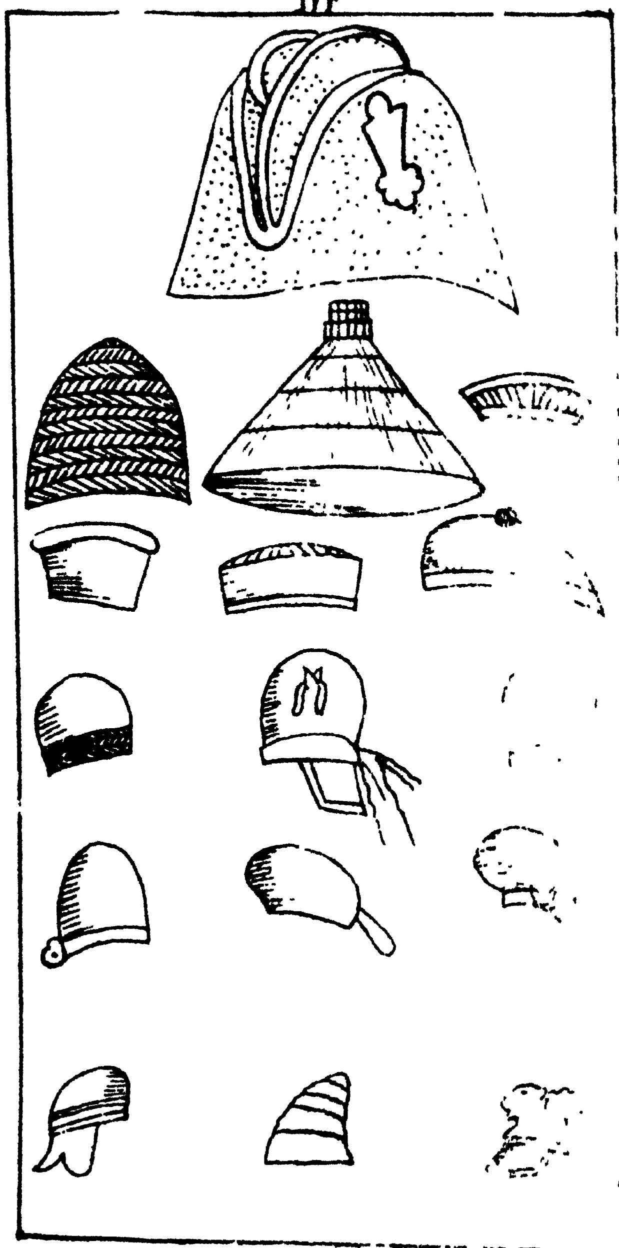
(۳)

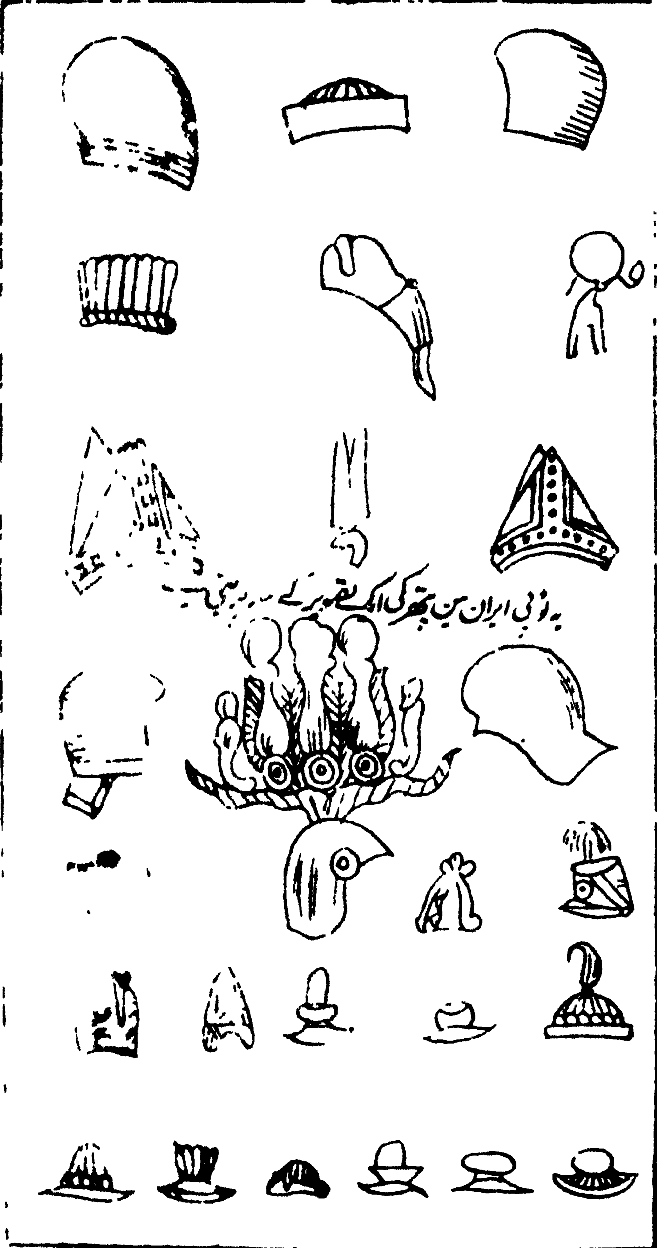


(۲)

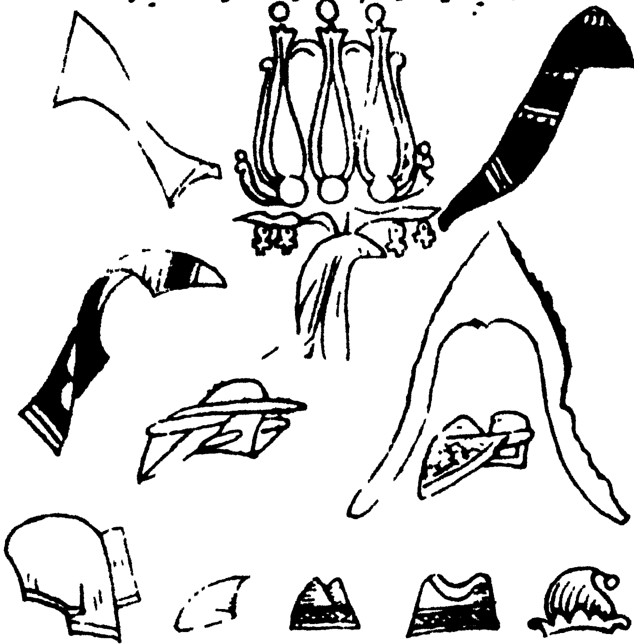







یہ ٹوپی ایران میں بچھو کی ایک نقشہ پر لے پہنی ہے

یہ ٹوپی ایران میں جعفر کی ایک تصویر کے سر پر ہے



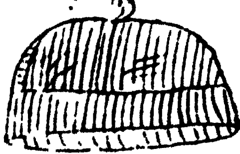
مصر کی قدیم ٹوپی



یہ ٹوپی آفریدی لوگ حیدرآباد دکن میں
استعمال کرتے ہیں اسکے اندر روئی ہوتی ہے



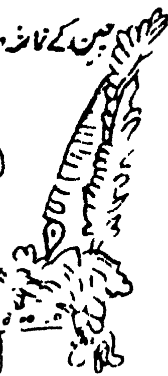
چین کی ٹوپی



چین کے زنانہ، اونکی زیبون (۱)

(۲)





(۳)



(۴)



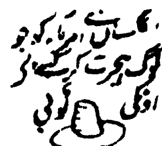


نوآبادی امریکہ کی زنانہ ٹوپی



افسر فوج جرمن کی ٹوپی

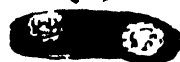
انگلستان سے امریکہ کو جو لوگ ہجرت کر گئے تھے اونکی ٹوپی



منچوریا کی زنانہ ٹوپی (زینت)



منچوریا کی زنانہ ٹوپی (روز)





زمانہ قدیم کی زنانہ یونانی ٹوپی

زنانہ ٹوپی ازمنہ متوسط کے یورپ کی



۱۴۳۰ء و ۱۴۶۰ء فرانسیسی ایک ٹوپی کا نام الابل اول سے

قدیم زنانہ ٹوپی انگلستان کی

ایام بغاوت امریکہ کی ٹوپی

مینی خوبصورتونکی ٹوپی



اسکو ڈنڈو جیکسن پہنتا تھا





متفرق پگڑیاں

سپاہیان پولیس ریاست حیدرآباد کی پگڑی — سواران پولیس ریاست حیدرآباد دکن کی پگڑی



راجپوتانہ کی پگڑیاں

(۱)



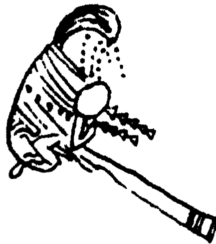
(۲)



(۳)

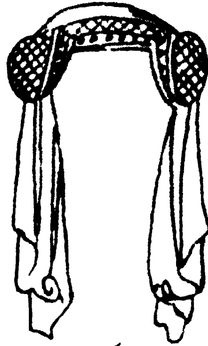


پگڑی مع کلغی (۴)

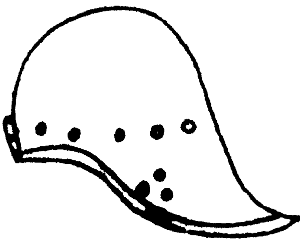


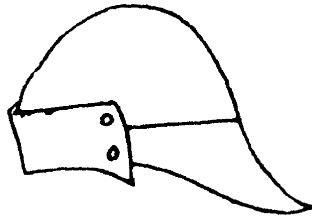




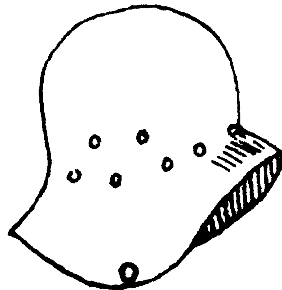


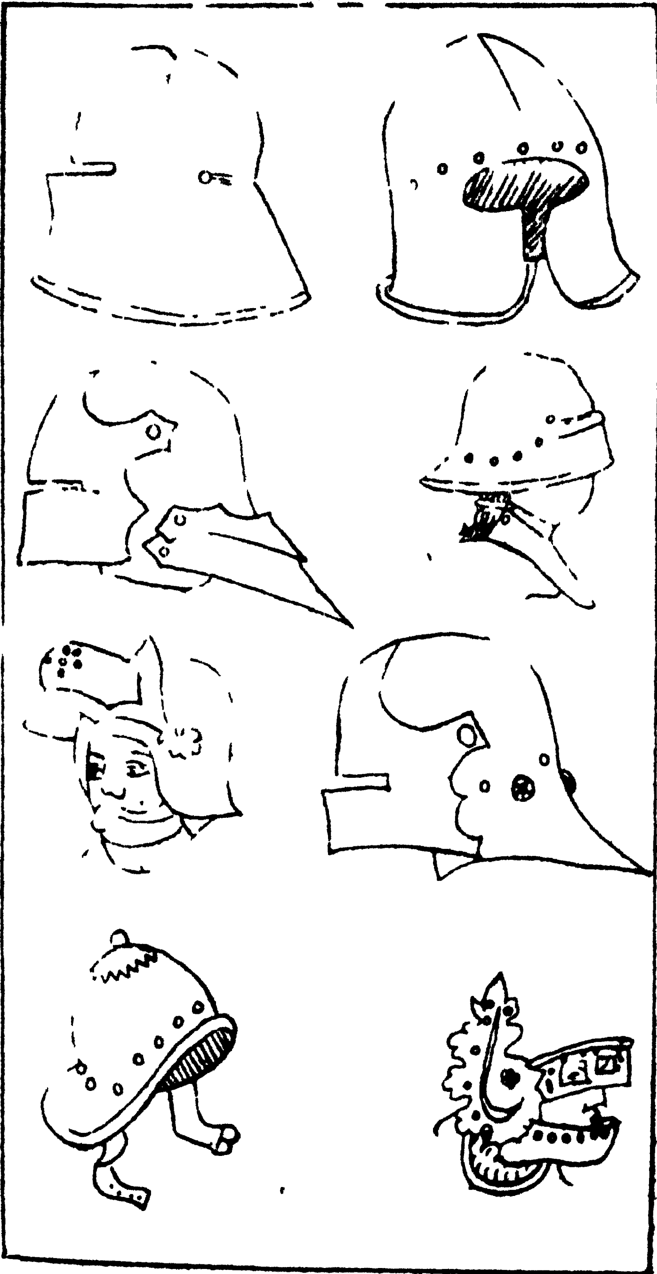
انگلستان کے خود



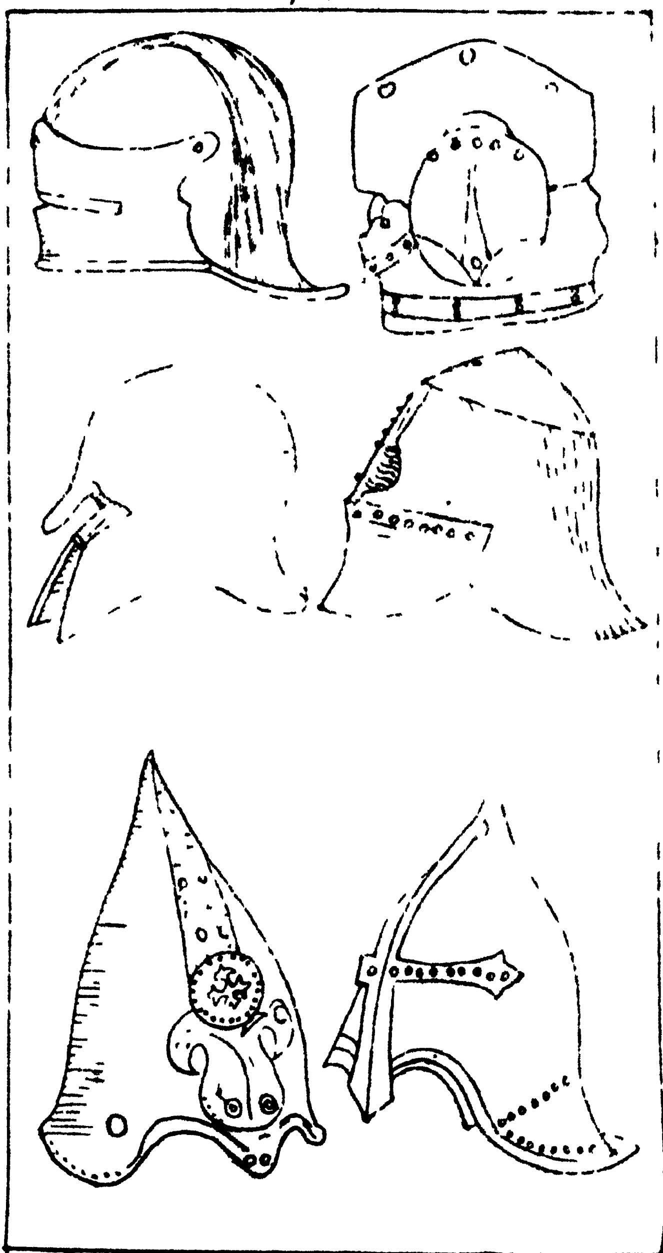


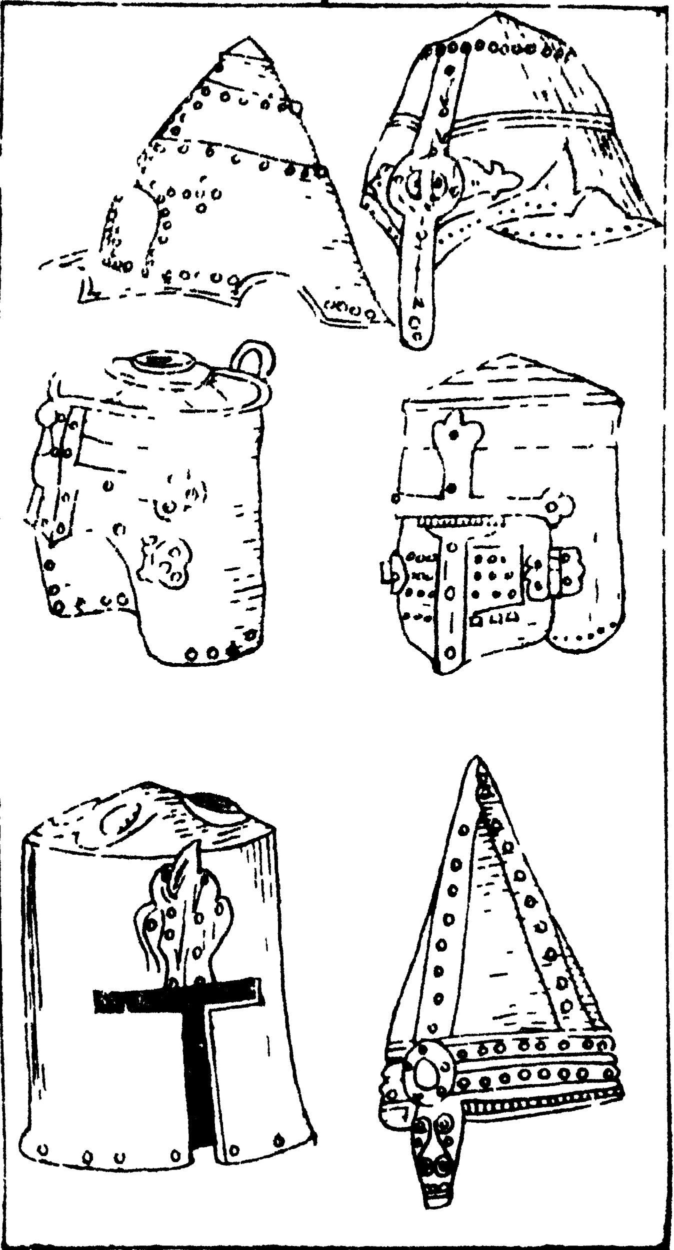


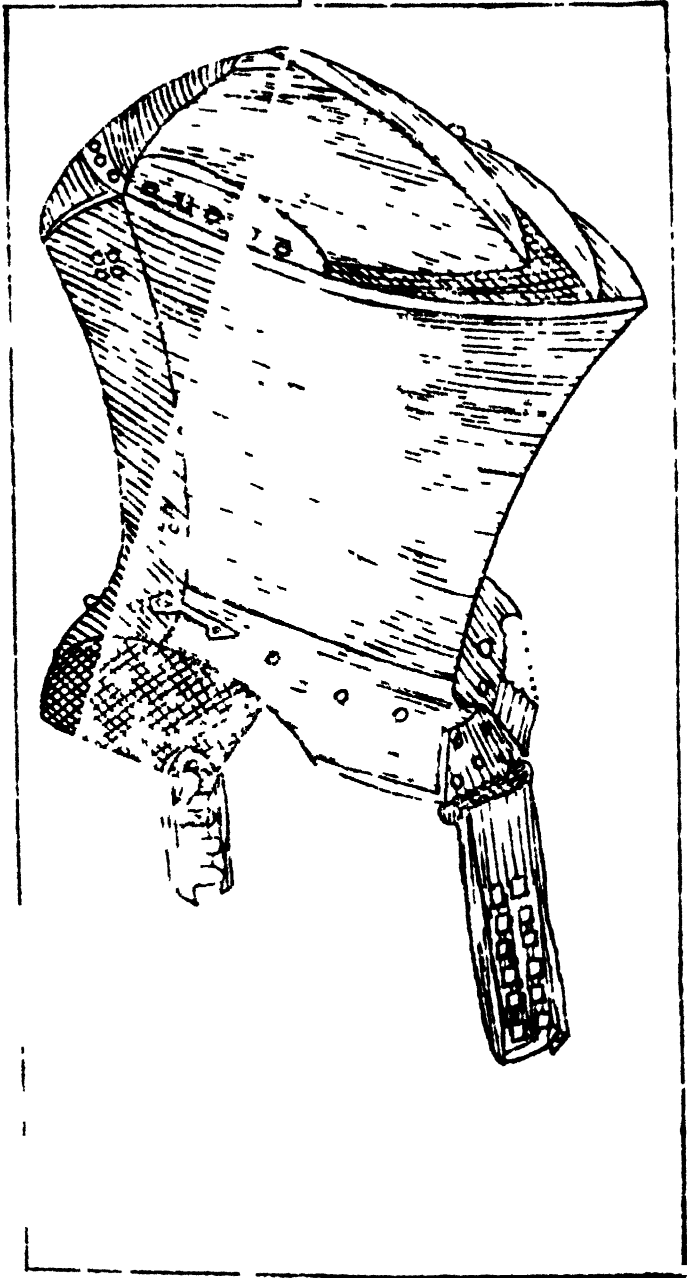


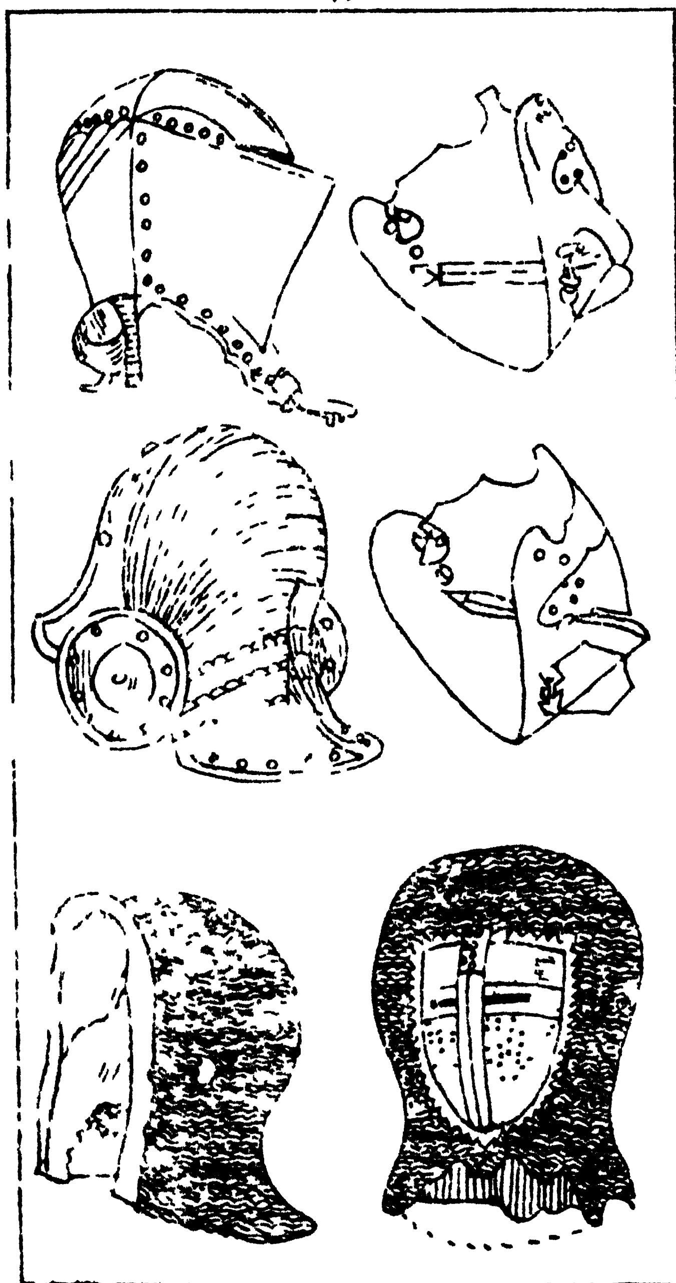


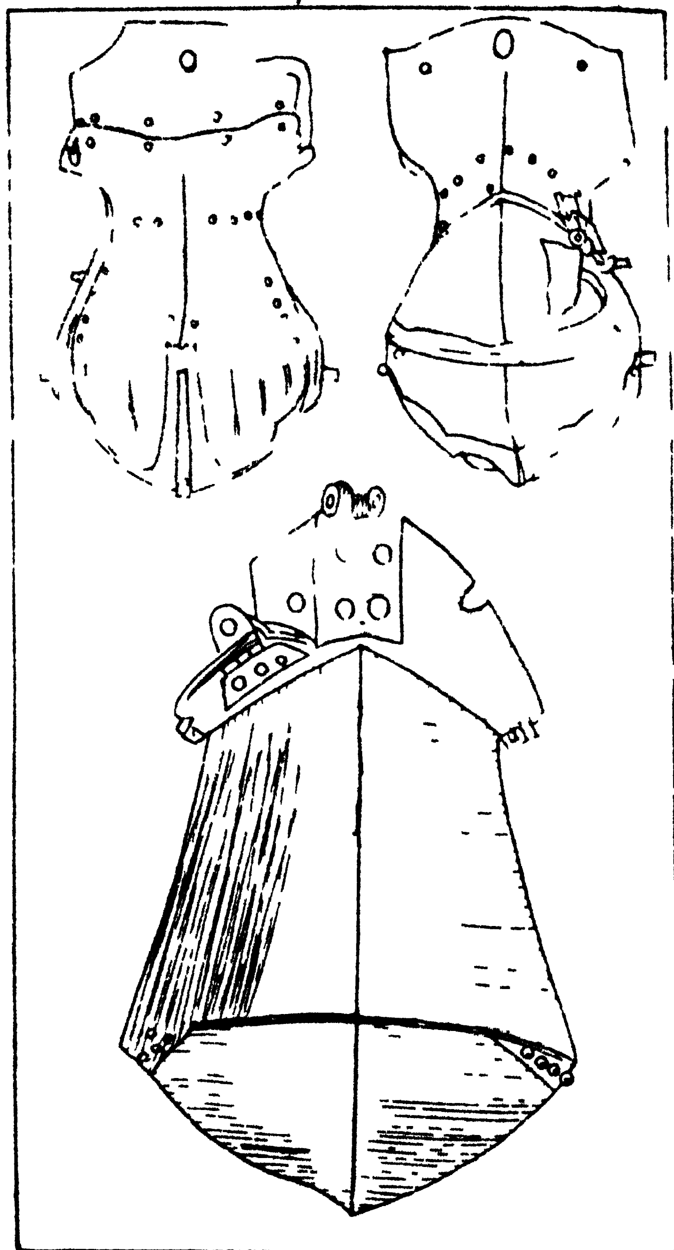


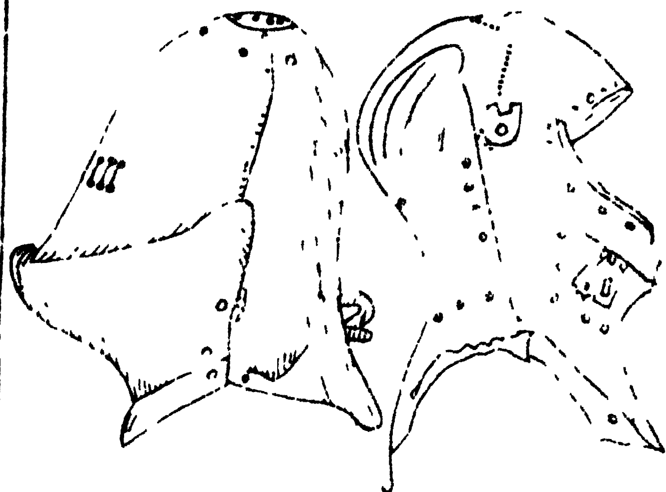


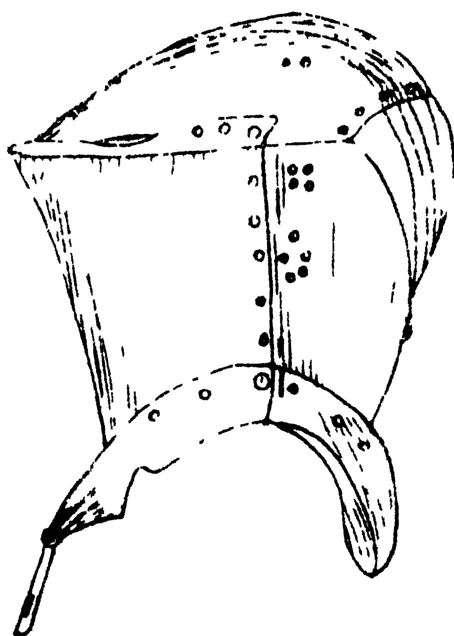


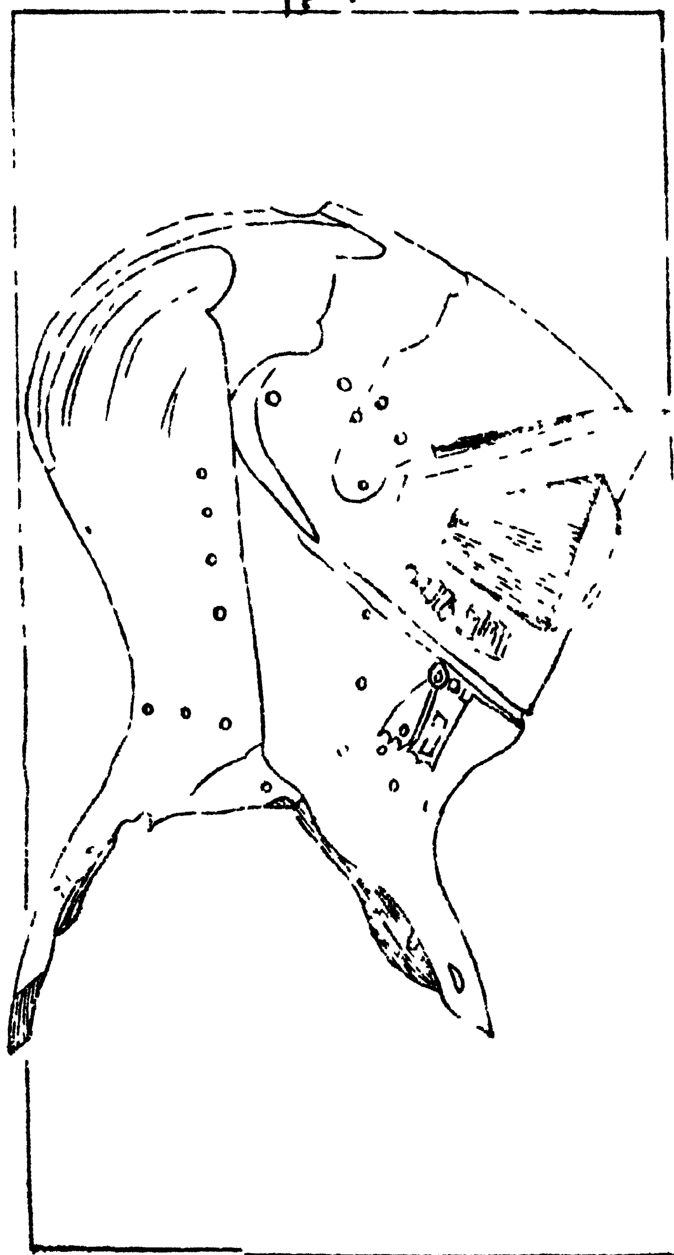


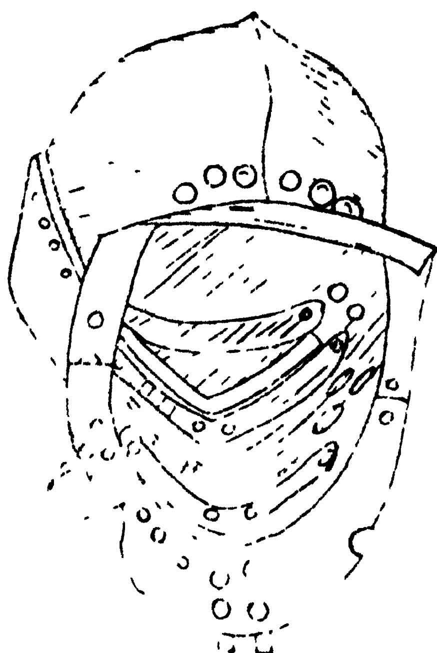


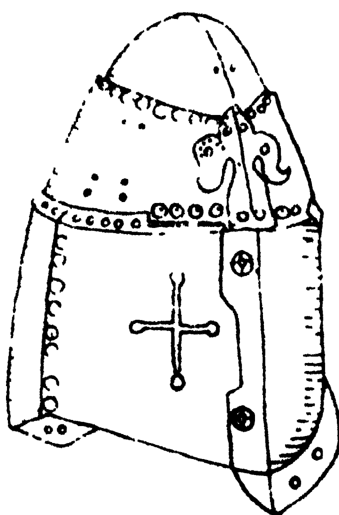

124

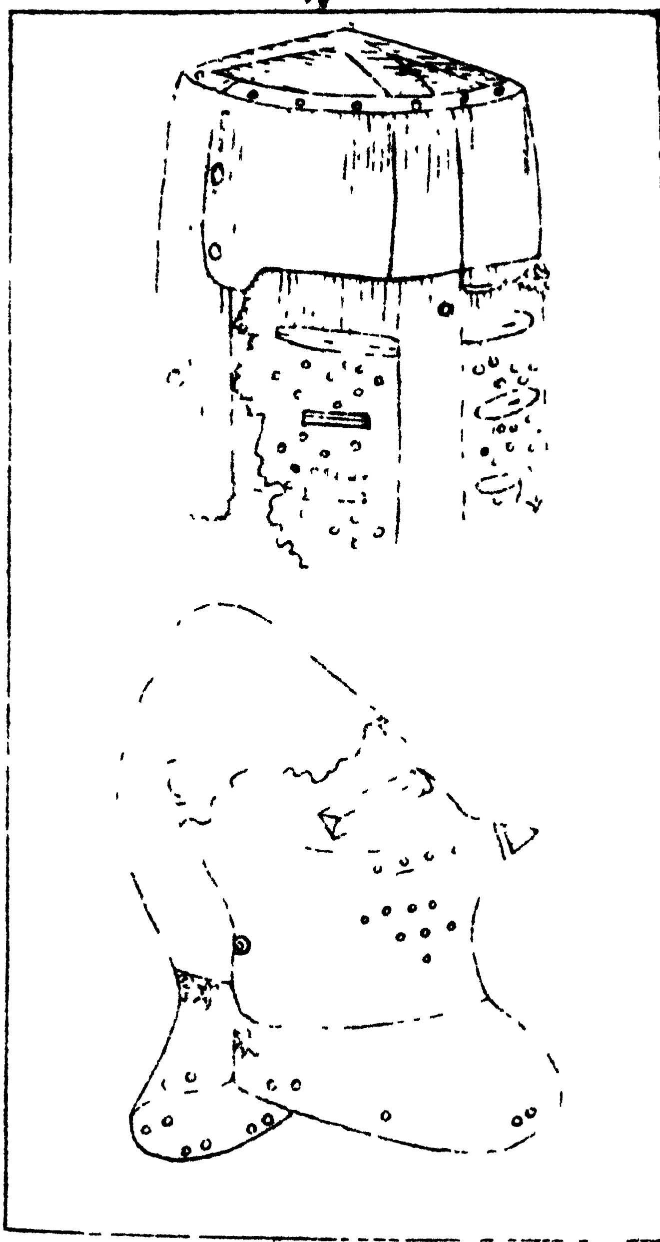


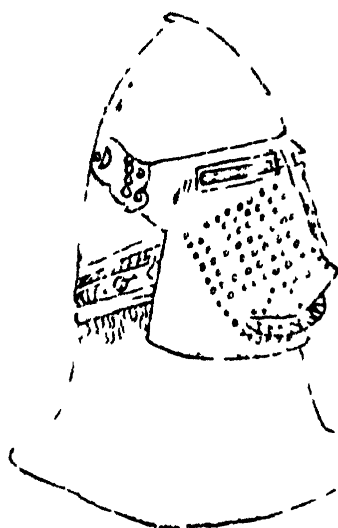


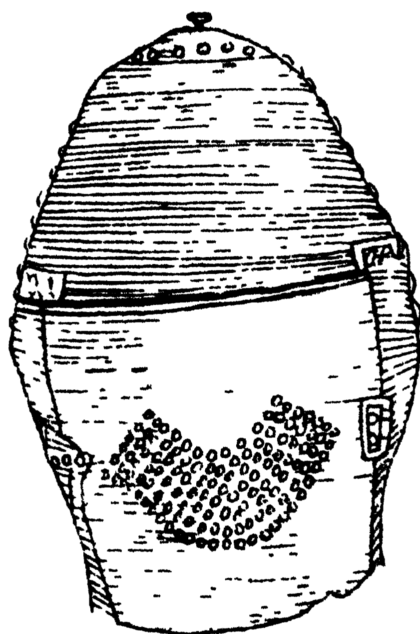


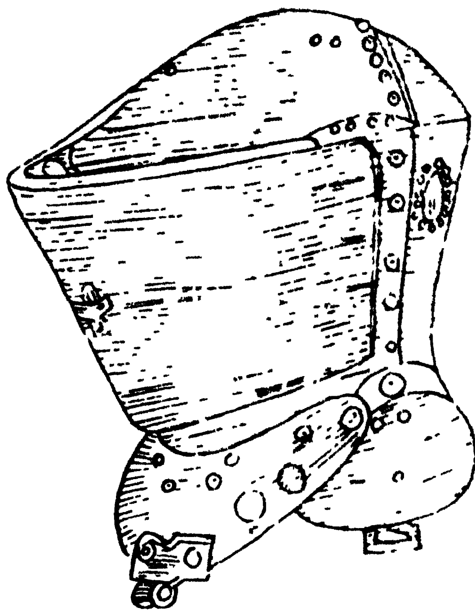


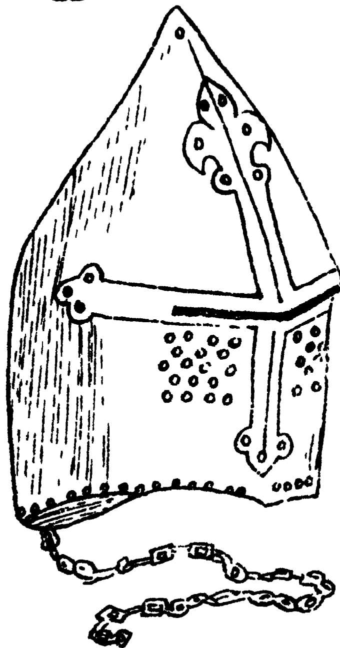


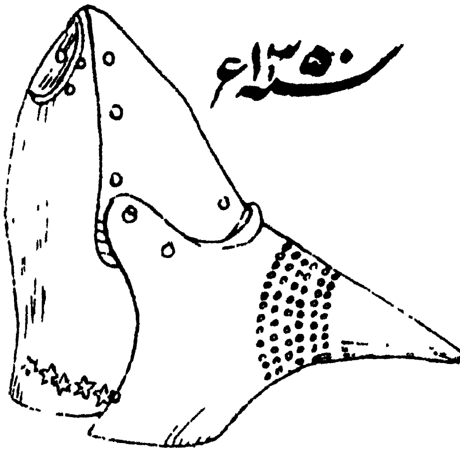




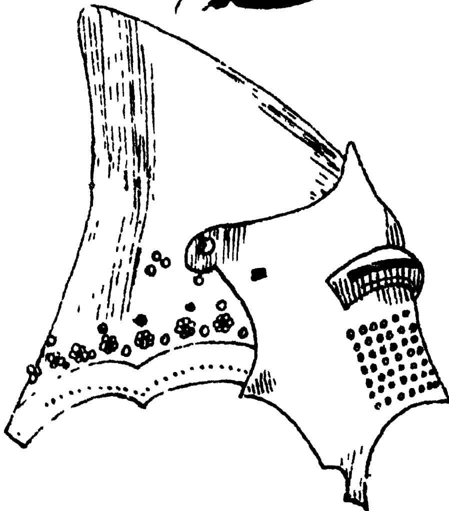




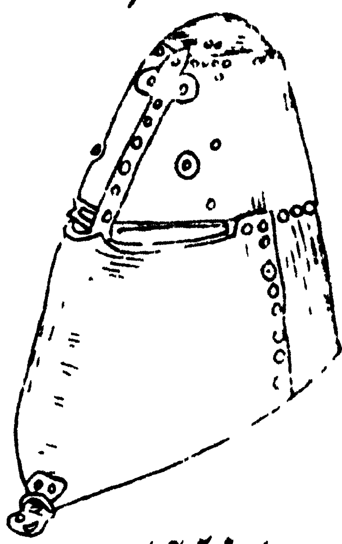




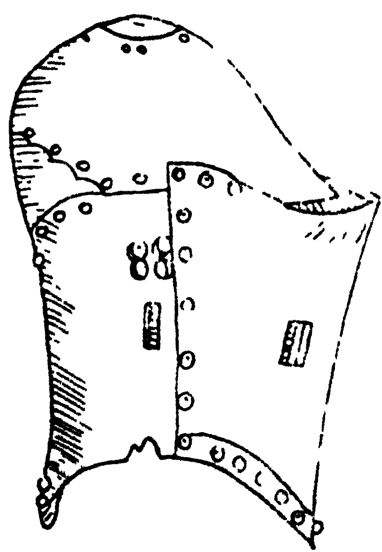
سنہ ۱۳۸۰ء

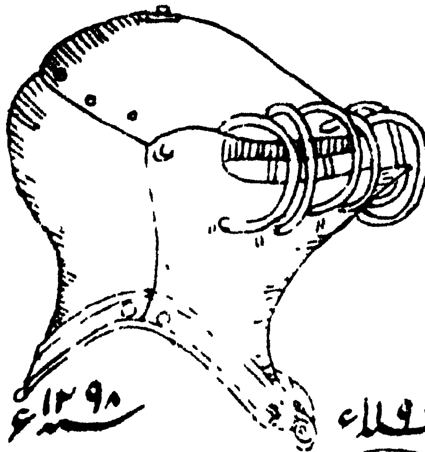


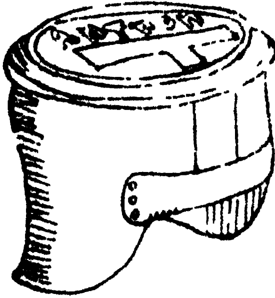
سنہ ۱۳۰۱ء

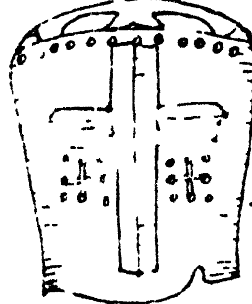


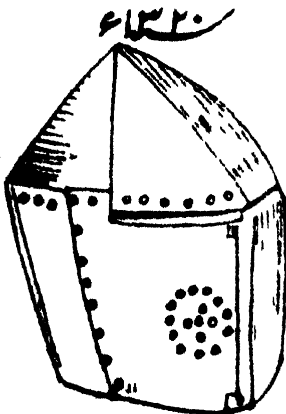
سنہ ۱۳۲۰ء

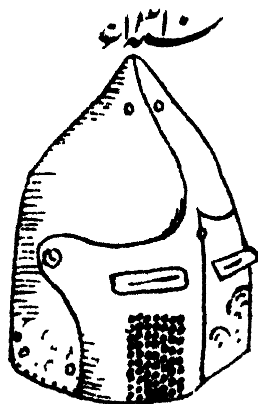


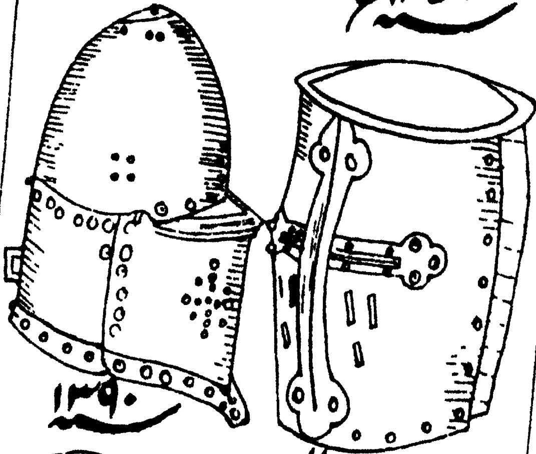

سنة ١٤٩٠ م


سنة ١٢٩٠ م


سنة ١١٩٠ م


سنة ١٣٢٠ م

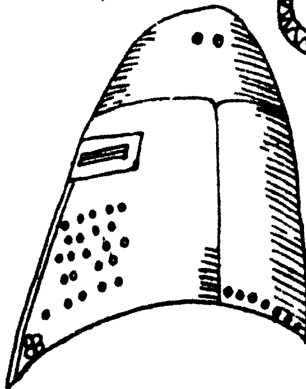

سنة ١٢١٠ م



سنة ١٣٨٠م
سنة ١١٥٠م

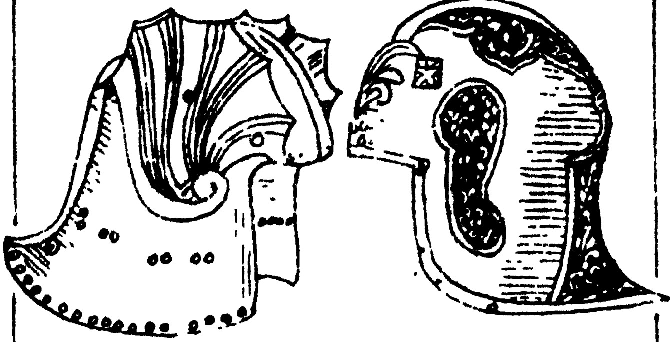


سنة ١٣٩٠
سنة ١١٠٠م

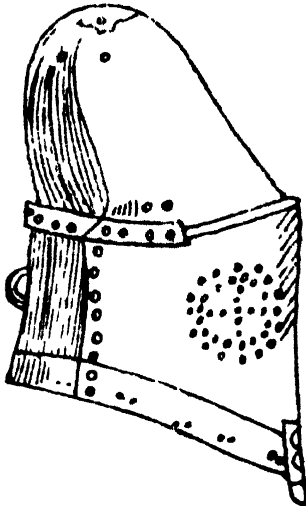


سنة ١٣٢٥م

سنة ١٤٥٠ م سنة ١٤٣٠ م

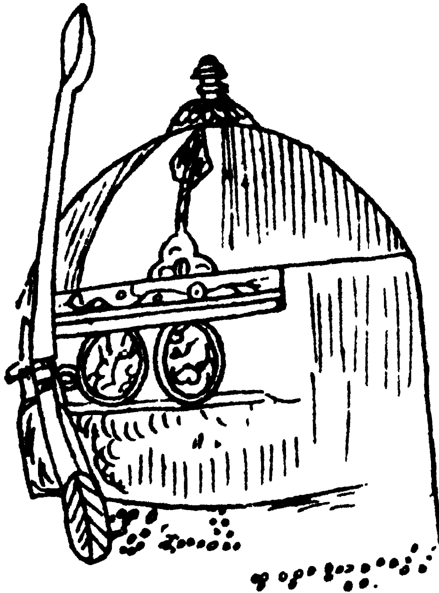


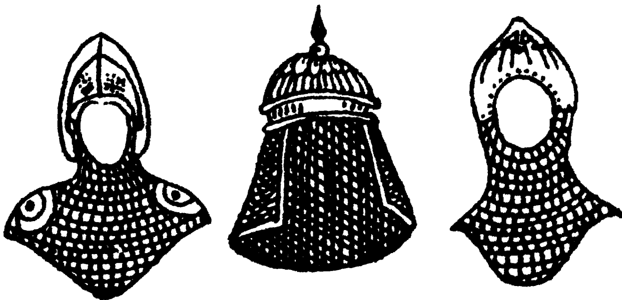
سنة ١٣٠٠ م

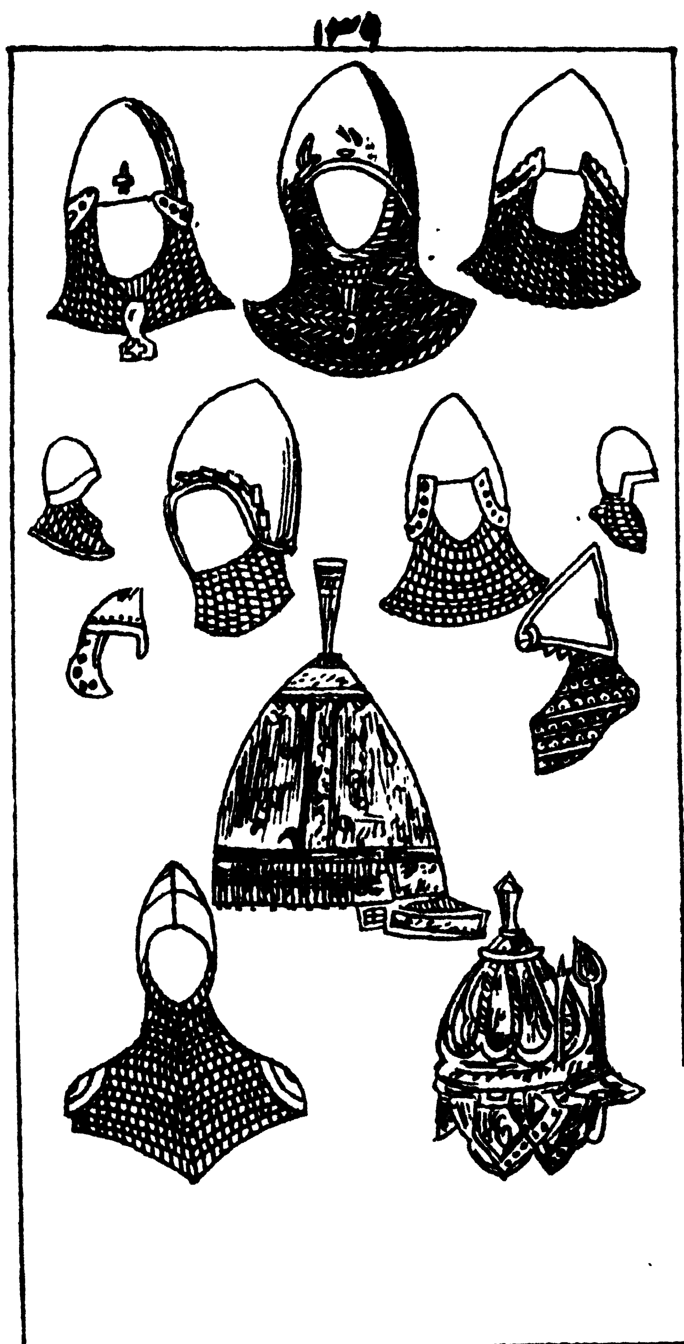


متفرق خود

خود عربی وضع کا ایک شاہزادہ مصر کا







پگڑی خود اور مختلف ٹوپیاں

چین کی ٹوپی



خود



پگڑی



انگریزی ٹوپیاں مردوں کی

(۱)

(۲)



(۳)



انگریزی ٹوپیاں عورتوں کی

(۲)

(۳)



(۱)

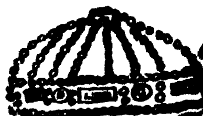






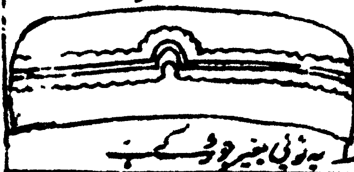


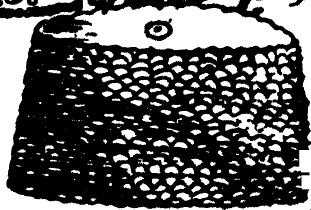






مہاراجہ کیپ





یہ ٹوپی بغیر جوڑ کے ہے

اطلاع ناظرین کتاب ہذا کو پہلے غلطنامہ سے درست فرمالیں بعدہ ملاحظہ کریں

غلطنامہ کتاب دستار و کلاہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۹	معلوم ہوا	معلوم ہو
"	۲۰	ورنہ	اور نہ
۴	۱۰	عائشہؓ	عائشہ رضہ
"	۱۲	بن القوام	بن العوام
"	۱۸	رنگی ہوتے ہیں	رنگے ہوتے تھے۔ مگر تفسیر بنات البیان (...) میں ہے کلاہ زرتشت کے سر پر سبز عمامے تھے اور اونکے کنارے پیچ کو پڑے تھے
"	۲۲	سردار کی	سرداری کی
۵	۲	(ایک قسم کی پگڑی تھی)	(ایک قسم کی پگڑی تھی مگر ... آباد ... ہر قسم کی پگڑی کو شملہ کہتے ہیں)
"	۲۰	بنت سبہہ	بنت شیبہ
۶	۱۴	دوپٹہ	دوپٹہ
"	۱۷	الگ ہی	الگ
"	۲۱	کلاہ	کلہ
۷	۲	بوہرون	بوہرون (شیعہ اسمعیلیہ)
"	۶	ضروری ہے	ضروری ہے قطع نظر ہندوستان کے پگڑی کو اہل فرنگ نے بھی کسیقدر پسند کیا چنانچہ بعض انگریز ٹوپی پر پگڑی باندھتے ہیں۔
"	۸	یہی	بھی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۱۶	بادشاہ دویم	بادشاہ دوم
″	۱۸	اور کوفیہ	اور کوفیہ (یہ قرار کلنگی رومال ہوتا ہے جیسے زرد دھاریاں ہوتی ہیں۔ اہل عرب اسکو سر پر باندھتے ہیں عورتیں تمام۔ اور معرس کوفیہ اوس چھوٹے سفید ٹکڑ کو کہتے ہیں جو ان ممالک کے علما و مشائخ سر باندھتے ہیں)
۸	۲۵	عموماً سیاہ	عموماً سیاہ[1] [1] صفحہ ۹ ملاحظہ ہو۔
۹	۲	بیچے	بھی
″	۳	بہت	
″	۴	تھوڑی عرصہ سے	
″	۵	زیادہ تر سیاہ	مختلف
″	۵	اکثر سفید کا بھی رواج ہے	
″	۷	کچھا بنا ہوتا ہے	گچھی بنا ہوتا ہے۔ حیدرآباد میں اکثر لوگوں سے معلوم ہوا کہ یہ پگڑی شاہان گذشتہ دکن کے زمانہ کی ہے مگر سلسلہ آصفیہ جلد سوم تاریخ دکن حصہ اول میں ہے کہ دکن میں جو منصب داری پگڑی کا رواج ہے وہ دراصل فیروز شاہ بہمنی کی ایجاد ہے اوسنے اپنا تاج پگڑی کی شکل پر بنوایا تھا اور اوسکو جواہرات سے خوب سجا دیتی تھی اوسی کے زمانہ سے اس طرز کی پگڑیاں بننا شروع ہوئیں۔ یہ پگڑی ٹوپی اور پگڑی دونوں سے مرکب معلوم ہوتی ہے اسکا اگلا رخ اونچا اور پچھلا نیچا ہوتا ہے۔ اسکو دستار بند کہتے ہیں۔
″	۹	تششاہ	ششاہ
۱۰	۱۰	پیچ	پیچ
۹	۲۵	اتفاقاً	اتفاقاً
۱۱	۵	اپنے مستقل	اپنی مستقل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱		لکہ سے	یا جبے جواب دیا نہین یا انگریزی پوشاک کر لکہ سے
۱۲	۴	ٹپا ہی دار	ٹپا رہی دار لے بعض آدمی اس ٹوپی پر بہی تاج یا جہبا خواہ ریشمی یا سوتی سنہرا جسکو طرہ کہتے ہین لگاتے ہین ۔
۔۔	۱۴	مین جنہین	ہین جنہین
۔۔	۱۶	نہین بچا سکتی	نہین بچا سکتی ہین ۔
۱۳	۸	اونکو خود	اونکو
۔۔	۶	ہٹ نہین سکتا	ہٹ نہین سکتا ۔ کنٹوپ سے ٹماروی دار ہوتا اب اونکا بہی رواج ہو چلا ہی چوروی دار کنٹوپ سے مشابہت مین فرق رکہتا ہے ۔
۔۔	۲۲	سرکے رکہا ہو	سر کے رکہا ہو ۔ جالوت جسکو طالوت نے قتل کیا اوسکا خود قریب حبش مین کے شکل ونڈ ہے ہوئے تو رشتے تہا ۔ ستم بن زال کا خود شیر کے چہرہ کی شکل کا تہا ۔ نواب ابو الفتح خان تیغ جنگ بانی خاندان امیر کبیر حیدر آباد دکن کا خود نواب سر خورشید جاہ کے محل مین قدیم ہتہیاروں کے تہویں رکہا ہوا ہی ۔ یہ فولادی خود عجب قسم کا ہے جسمین ناک کی حفاظت کے لئے ایک تیغ بنی ہے ۔ اسکا وزن بیس رطل ہے اس خود سے معمولی آدمی کا سر اور منہ چہپ جاتا ہے ۔
۲۵	۹	بہت کم رائج ہی	بہت کم رائج ہے ۔ یہ ٹوپی گوٹہ وغیرہ سے مزین کیجاتی ہے ۔
۔۔	۱۴	اور ٹپا ہی ہین	اور ٹپا رہی دار ہین ۔
۲۶	۶	پارسیوں مجوس کی	پارسیوں (مجوس) کی
۱۱۶	۱۰	ازمنہ متوسط سط	ازمنہ متوسط
۔۔	۱۴	ڈرو جیلمنس	ڈرو جیکین
		۱۰۸	۱۴۰
ضمیمہ نمبر ۱۲۱	جدول نمبر		
۱۱	۱	ٹوپیان	ٹوپیان
۔۔	۴	لندن کی ایرانی ٹوپی	لندن کی ایرانی ٹوپی
۔۔	۵	نقشہ ات دستار و کلاہ	نقشجات دستار و کلاہ

واضح ہو کہ صفحہ ۱۰۳ مین جو خود درج ہین وہ الٹے چہپ گئے ہین یعنی اوپر کا حصہ نیچے اور نیچے کا اوپر ہو گیا ہے
ناظرین [illegible]

فہرست مضامین کتاب دستار و کلاہ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
پگڑی	۱	انگریزی ٹوپیاں لڑکوں کی	۴۶
ٹوپی	۷	انگریزی ٹوپیاں عورتوں کی	۴۸
کنٹوپ	۱۳	انگریزی ٹوپیاں لڑکیوں کی	۵۲
خود	″	متفرقات	۵۸
مختلف ممالک کی پگڑیاں	۱۴	انگریزی ٹوپیاں مردوں کی	″
دکھنی پگڑیاں	۱۵	انگریزی ٹوپیاں لڑکوں کی	۱۰۷
متفرق پگڑیاں	۱۸	انگریزی ٹوپیاں عورتوں کی	۱۱۰
مختلف ممالک کی ٹوپیاں	۲۲	انگریزی ٹوپیاں لڑکیوں کی	۱۱۱
پارسیوں (مجوس) کی ٹوپیاں	۲۷	متفرق ٹوپیاں	۱۱۲
متفرق ٹوپیاں	۲۸	متفرق پگڑیاں	۱۱۸
انگریزی ٹوپیاں مردوں کی	۳۱	انگلستان کے خود	۱۱۹
فوجی ٹوپیاں	۴۳	متفرق خود	۱۳۸
انگریزی تماشہ والوں کی ٹوپیاں	۴۴	پگڑی خود۔ اور مختلف ٹوپیاں	۱۴۰



معذرت

بوجہ عجلت و سفر حیدرآباد دکن کتاب ہذا
کی ترتیب نادرست رہی نیز کتاب مکمل
نہ تھی دوران طبع میں جسقدر نقشجات دستار وکلاہ ملتے گئے
درج ہوتے گئے۔ ناظرین اس بے ترتیبی کو معاف
فرماویں۔
واضح ہو کہ بہت سے نقشجات دستار وکلاہ
تصاویر قدیم سے لئے گئے ہیں۔

خاکسار مؤلف

اشتہار

مینے اس کتاب موسومہ دستار وکلاہ
کا حق تالیف مولوی ابن ابن علیصاحب مالک مطبع
مطلع العلوم واخبار عالم مرادآباد کو دیدیا ہے
لہذا کوئی صاحب بجز مولوی صاحب
موصوف اس کو طبع نفرماوین

الراقم [illegible]